

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 13 ستمبر 2021ء بمطابق 5 صفر
المظفر 1443 ہجری دوپہر دو بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ○ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسَأَلَ الْعَادِيْنَ ○ قُلْ
إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا
تُرْجَعُونَ ○ فَتَعَلَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ○ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ
إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ ○ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ○ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا بناؤ زمین میں تم کتنے سال رہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک دن یا دن کا بھی کچھ
حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں۔ شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔ ارشاد ہو گا تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہو کاش تم نے یہ
اس وقت جانا ہوتا کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا
ہی نہیں، پس بالآخر تر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی، کوئی خدا اس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا اور جو کوئی اللہ کے
ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس
ہے۔ ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔ اے نبی ﷺ کہو میرے رب درگزر فرما اور رحم کر تو سب رحیموں سے
اچھا رحیم ہے۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَى أَنَا أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ ہماری اسمبلی کے سابق رکن رحیم داد خان صاحب کی وفات ہو چکی ہے اور وہ اس اسمبلی کا حصہ رہ چکے ہیں، میں ڈاکٹر امجد صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ دعائے مغفرت کریں۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): نعمان آفریدی صاحب کے لئے بھی دعائے مغفرت مانگی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، نعمان آفریدی صاحب کے لئے بھی، سب کے لئے کر لیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر:، کونسپنڈنٹ اور: شگفتہ ملک صاحبہ، کونسپنڈنٹ نمبر 12623۔

* 12623 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر کھیل و ثقافت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ثقافت ہر سال فنکاروں کو بطور معاوضہ اور ثقافتی سرگرمیوں کے لئے بجٹ فراہم کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2018ء سے تاحال کتنے فنکاروں کو کتنی رقم کس کس مد میں فراہم کی گئی ہے، تمام فنکاروں کے نام، ادا شدہ رقم اور چیک کی کاپی فراہم کریں، نیز درجہ بالا ادوار میں کتنی ثقافتی سرگرمیاں کہاں کہاں اور کن کن موضوعات پر کتنی رقم سے کرائی گئی ہیں، مزید کتنی زیر غور ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت) جواب (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا):

(الف) جی ہاں، محکمہ ثقافت حکومت کی طرف سے ثقافتی سرگرمیوں کے لئے گرانٹ فراہم کی جاتی ہے تاہم فنکاروں کی فلاح و بہبود اور اعزازیہ کی مد میں ہر سال بجٹ فراہم نہیں کیا جاتا۔

(ب) سال 2017-18ء میں فنکاروں کے لئے حکومت خیبر پختونخوا کی طرف سے تیرہ اعشاریہ پانچ (13.5) ملین روپے کی لاگت سے "ثقافت کے زندہ امین" کا منصوبہ شروع کیا گیا جس میں کل پانچ سو فنکاروں کو نو ماہ کے لئے ماہانہ تیس (30) ہزار روپے اعزازیہ کے طور پر دیئے گئے جس کی تفصیل ریکارڈ میں موجود ہے، مزید برآں ثقافتی سرگرمیوں کی تفصیل برائے سال 2018-19ء اور 2019-20ء ریکارڈ میں دی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ شگفتہ ملک: مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زما سپلیمنٹری سوال دا دے چہ یو خو کہ سوال تاسو اوگورئ نو پہ دیکہنہی چہ کوم ڊیتیل ما د دوئ نہ د چیکونو غوبنتلی وو، د دہی چیکونو چہ کومہی کاپیانہی دی نو ہغہ دوئ مالہ نہ دی راگری او چہ خومرہ ڊیتیل ما غوبنتلے وو، یو خو ہغہ نشتہ دے او بل تاسو اوگورئ چہ پہ دیکہنہی کوم ما د دوئ نہ غوبنتلے وو چہ خومرہ Activities د ثقافت پہ حوالہ سرہ شوہی دی؟ پہ ہغہی کہنہی چہ کوم دوئ ماتہ راگری دی، پہ ہغہی کہنہی خو داسہی Activities دی چہ د ہغہی د پختونخوا سرہ تعلق نشتہ دے، لکہ تاسو اوگورئ چہ پہ اسلام آباد کہنہی یو Activity شوہی دہ، پہ لاهور کہنہی Activity شوہی دہ، ہغہ ہم دوئ پہ دیکہنہی راگری دی۔ بل دا چہ ہغہ ورخ چہ ہغہ مونبرہ د'نیشنل ڊے' کہ ہغہ د'کشمیر ڊے' دہ، کہ ہغہ نورہی داسہی ورخہی دی، ہغہ Activities خونہ دی، زہ خو دا وایم چہ پہ دہی پختونخوا کہنہی د ثقافت حوالہ سرہ، زمونبرہ د کلتور حوالہ سرہ کوم Activities شوہی دی، د ہغہی تاسو اوگورئ چہ دوئ ماتہ لیکلی دی، دا مختلف بہ زہ تاسو تہ اووایم، اوس 'کشمیر ڊے'، تاسو دہی تہ اوگورئ چہ 'کشمیر ڊے' د کوم خائہی نہ ثقافت کہنہی راغلہ یا زمونبرہ نورہی داسہی قومی ورخہی، دا خو قومی ورخہی دی، دا خو ثقافت نہ دے۔ زہ خو پہ دہی جواب نہ پوہیرم چہ دا جواب چا لیکلے دے او دا ڊیپارٹمنٹ پہ کومہ طریقہ، ماتہ دہی لبر Clear کری جی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, Kamran Bangash Sahib.
 جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): شکر یہ، جناب سپیکر۔ کشمیر کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی ہے، کشمیری خیبر پختونخوا میں بہت بڑی تعداد میں رہتے ہیں، ان کی بھی کشمیر کے حوالے سے جو Cultural events or black day منایا جاتا ہے، میرے خیال سے وہ Clear ہے، انہوں نے جو Cheques کی ڈیمانڈ کی ہے، لسٹ کو Provide کیا گیا ہے، Cheques بھی ان کو مل سکتے ہیں، As such کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے لیکن یہ جو "ثقافت کے زندہ امین" کا پراجیکٹ ہے وہ اب Close ہو چکا ہے، اگر یہ پھر بھی Insist کرتی ہیں تو Cheques بھی ہم ان کو Provide کر دیتے ہیں، Otherwise ان کو ساری ڈیٹیل Provide کر دی گئی ہے، لاهور میں اگر کوئی Event ہوا ہے تو خیبر پختونخوا سے اپنے کلچر کے حوالے سے ایک Delegation جاتا ہے، مثال کے طور پر میں کشمیر کے

حوالے سے جو Cultural activity کولاہور میں جو Black day منایا گیا، یہ ہو سکتا ہے کہ پشتو میں کشمیر کے حوالے سے کوئی ترانہ ہو یا کوئی Skit جو وہاں پر ہمارے ادھر جو Cultural artists ہیں، ان کی طرف سے یہ ایسی بات نہیں، ہم بالکل Interconnected ہیں، خیبر پختونخوا National events میں اپنی Representation کرتا ہے، اپنے کلچر کو Promote کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میڈیم شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: زہ جی دا ریکویسٹ کوم، ماشاء اللہ کامران خودیر باذوقہ دے او دوئی تہ خود کلتور او د ثقافت زما پہ خیال کافی علم ہم شتہ دے، زہ ہم دغہ وایم چہ 'کشمیر دے' شوہ یا نور شو نو دا Celebrations دی، دا قومی ورخہ دی جی، زہ د ثقافت خبرہ کوم چہ زمونبرہ ثقافتی Activities د خیبر پختونخوا خودوئی ماتہ را کپی دی چہ پہ دریو کالو کبھی د ولس سرگرمیا نی شوہ دی، پہ د ولسو کبھی دوئی ماتہ وائی چہ تقریباً نہہ چہ دی دا مختلف چہ کومی قومی ورخہ دی دا ہغہ دی، زہ خودی تہ حیرانہ یم چہ دا دومرہ غت د پیار تمننت دے او بیا زمونبرہ پختونخوا Already د Terrorism حوالہ سرہ یو فرنٹ لائن صوبہ دہ، دیر زیات حالات Tense دی، پہ دیکبھی زمونبرہ خوانان لگیا دی، ہغوی مختلف Events کوی، تاسو او گورئی چہ زمونبرہ خوانان نشتر ہال تہ لارشی او دوئی تہ دا او وائی چہ تاسو مونبرہ تہ د ہغہ Payment ہم کوئی، د Payment باوجود پہ نشتر ہال کبھی ہر شوک چہ دوئی کبھی نولی دی، ہغوی ورتہ وائی چہ تاسو پکبھی میوزک کوئی خکہ مونبرہ تاسولہ نشتر ہال نہ درکوؤ۔ اوس زہ پہ دی نہ پوہیرم، کہ دا کلچر د پیار تمننت دے او پہ دیکبھی تاسو دا میوزک او دا Activities نہ کوئی نو بیا خودا تاسو بند کړئ، دا خود خوانانو د سرگرمیانو د پارہ دے، ہغوی خپل Activities او کړی۔ دیرہ د افسوس خبرہ دہ چہ خنگہ دوئی پہ دریو کالو کبھی او دوئی وائی چہ مونبرہ دا Activities کړی دی نو دا د پیار تمننت کوی کہ نہ؟ کامران صاحب، زہ دیر پہ بخبنہ سرہ وایم چہ دا دیر مہم دے، دا ستاسو د پارہ ہم دیر مہم دے، ستاسو دا خوانان چہ کوم لگیا دی Activities کوی، دا تاسو لږ کمیٹی تہ ریفر کړئ، چہ سٹینڈنگ کمیٹی پہ د پکبھی تپوس او کړی چہ د ثقافت د پیار تمننت چہ کوم خہ Activities دی، دا

خلق چہی ناست دی، دوئی ہلتہ شہ کوی؟ زما ریکویست دا دے چہی دا تاسو لہر
کمیتی تہ ریفر کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو National events ہوتے ہیں، اس میں یقیناً، میں دوبارہ
تھوڑا سا Explain کرنے کی کوشش کرتا ہوں، پھر میں آگے بھی بتا دیتا ہوں۔ National events
میں جو National days ہیں، وہاں پر خیبر پختونخوا کی For instance جو National parade
ہوتی ہے، اس میں اگر آپ دیکھ لیں تو وہاں پر خیبر پختونخوا کے Cultural dresses کی
Promotion ہوتی ہے، وہاں پر ہماری جو پوری ٹیم ہے وہ چلی جاتی ہے، وہاں پر خیبر پختونخوا کے کلچر کی
Promotion ہوتی ہے، اس حد تک تو میں یہ بات Clear کر دینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جو نشتر ہال کی
بات کی ہے، اگر ہم پچھلے تین سال کی بات کریں، تقریباً ۱۷ سال سے زیادہ ہمارا Covid میں گزارا ہے،
جس میں Indoor activities بند تھیں یا اس طرح کی Activities کے ایشوز تھے، یقیناً سب کے
سامنے ہیں، پوری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے لیکن جو گفتگو بی بی نے بات کی ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کر
دیا جائے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ یہ کمیٹی کے پاس چلا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the Question No. 12623, asked by
the honorable Member, may be referred to the concerned
Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and
those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred
to the concerned Committee. Question No. 12712, Ms. Nighat
Yasmeen Orakzai Sahiba.

* 12712 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر کھیل و ثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند (سابقہ فاطا) محکمہ کھیل و ثقافت ٹوررازم،

میوزیم آرکیالوجی اینڈ یوتھ آفیسرز کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کے لئے کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے میں کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی بوسفرنی (وزیر محنت و ثقافت) جواب (جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ نے پڑھا):
نظامت ثقافت خیبر پختونخوا: (الف) جی نہیں، محکمہ ثقافت کو حکومت کی طرف سے ثقافتی سرگرمیوں کے لئے ضلع مہمند کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے، تاہم موجودہ صرف ایک منظور شدہ AIP scheme ہے جو کہ ثقافتی سرگرمیاں برائے ضم اضلاع خیبر پختونخوا کے نام سے موجود ہے۔

ٹور رازم کارپوریشن خیبر پختونخوا: جی ہاں، شعبہ سیاحت میں ضلع مہمند کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں جس منصوبے کی منظوری پی ڈی ڈی ڈی بیلو پی نے 12 اکتوبر 2020ء کو دے دی ہے، نظامت ٹوریسٹ سروسز کے تحت کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے۔

نظامت کھیل خیبر پختونخوا: جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند (سابقہ فائنا) محکمہ کھیل، ثقافت ٹور رازم، میوزیم آرکیالوجی اینڈ بوٹھ آفیسرز کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈ مختص کئے گئے ہیں۔

نظامت امور نوجوانان خیبر پختونخوا: جی ہاں، یہ درست ہے۔
نظامت آثار قدیمہ اور عجائب گھر خیبر پختونخوا: نظامت آثار قدیمہ اور عجائب گھر کے تحت کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) نظامت ثقافت خیبر پختونخوا: (1) ترقیاتی ثقافتی سرگرمیاں برائے ضم اضلاع کے لئے ٹوٹل 690 ملین مختص کئے گئے ہیں اور برائے مالی 2020-21 کے لئے 100 ملین مختص کئے گئے ہیں۔
(2) محکمہ ثقافت کو ترقیاتی ثقافتی سرگرمیاں برائے ضم شدہ اضلاع خیبر پختونخوا کے لئے 20 ملین ریلیز کئے گئے ہیں۔

(3) محکمہ ثقافت خیبر پختونخوا نے شمالی وزیرستان میں اب تک کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا۔
ٹور رازم کارپوریشن خیبر پختونخوا: (1) محکمہ ہڈانے نئے ضم شدہ اضلاع میں ٹور رازم کی ترویج و ترقی کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ متعلقہ فورم سے منظور کروایا ہے جس میں ضلع مہمند بھی شامل ہے، ضلع مہمند میں سیاحتی مقامات پر سہولیات فراہم کرنے کے لئے مبلغ 75 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(2) مذکورہ منصوبہ کی کل لاگت مبلغ 2601 ملین روپے ہے جس کے لئے اس سال 200 ملین مختص اور جاری کئے گئے ہیں۔

(3) محکمہ ہذا کی سروے ٹیم نے سیاحتی لحاظ سے اہم مقامات کا جائزہ رپورٹ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو ارسال کر دی ہے جس پر 1-PC بنا کر منظوری کے لئے متعلقہ فورم میں پیش کر دیا جائے گا۔
نظامت ٹور ایسٹ سروسز خیبر پختونخوا: نظامت ٹور ایسٹ سروسز خیبر پختونخوا کے تحت کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا ہے۔

نظامت کھیل ضم شدہ اضلاع: (1) مذکورہ محکمہ کے لئے موجودہ حکومت نے اس سال کل 39.364 ملین فنڈز اے ڈی پی سے اور 27.816 ملین اے آئی پی سے مختص کئے۔

(2) محکمہ کو 39.364 ملین فنڈز اے ڈی پی سے اور 27.816 ملین اے آئی پی سے ریلیز کئے گئے۔
(3) محکمہ نے اس سال 7.023 ملین اے آئی پی سے مذکورہ ضلع میں کھیلوں کے میدان کی تعمیر پر خرچ کئے ہیں، اے ڈی پی سے تاحال کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا گیا ہے تاہم کام جاری ہے۔

نظامت امور نوجوانان خیبر پختونخوا: ترقیاتی فنڈ کے مد میں مذکورہ محکمہ کو تین ہزار ملین مختص کئے گئے ہیں تاہم ترقیاتی سکیم میں ضلع وار رقوم کی تخصیص نہیں کی گئی ہے یعنی مذکورہ ترقیاتی سکیم جملہ ضم شدہ اضلاع کے لئے تشکیل دی گئی ہے۔

مالی سال 2020-21 کے لئے 580 ملین اور مالی سال 2021-22 کے لئے 150 ملین کی رقوم ریلیز کی گئی ہے جو کہ مجموعی طور پر 730 ملین بنتے ہیں۔

مالی سال 2021ء میں 196 ملین اور مالی سال 2021-22ء میں 2.58 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں جو کہ مجموعی طور پر 198.58 ملین بنتے ہیں۔

نظامت آثار قدیمہ اور عجائب گھر خیبر پختونخوا: نظامت آثار قدیمہ اور عجائب گھر کے تحت کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ میرے پاس ایک ہفتہ پہلے کا جواب ہے، میں نے جو اور کرنی کی بات کی تھی، انہوں نے وہاں پر بھی یہی سوال وجواب میرے ساتھ کیا تھا جس پر میں نے بات کی تھی، تین ہزار ملین وہ پورے فنڈ کی Youth کے لئے مختص ہو چکے ہیں اور کھیل و ثقافت اور ان تمام چیزوں کے لئے تاکہ Youth ان Activities کی وجہ سے Positivity کی طرف جائیں،

جائے اس کے کہ وہ نشے اور کسی اور جگہ پر وہ پھنس جائیں، Youth کی Activities کے لئے کھیلوں کے میدان ہیں، اسی طرح آرکیالوجی اور اسی طرح دوسری چیزیں جو کہ ان کو اپنی طرف Attract کریں۔ جناب سپیکر صاحب، انہوں مجھے اور کزنٹی کا بھی Same جواب دیا تھا کیونکہ کورونا کی وجہ سے کمیٹیاں نہیں بن سکی تھیں، اس وجہ سے ہم نے ایک پیسہ فائنا میں یعنی Merged area جو اور کزنٹی ہے، اس میں ہم نے خرچ نہیں کیا۔ ابھی میرا سوال مہمند کے لئے ہے، اس میں بھی میں نے یہی پوچھا ہے کہ کھیل و ثقافت اور ٹور رازم میں انہوں نے کیا کیا ہے؟ مختصر آئیں آپ سے بات کروں گی کہ اس میں یہ کہتے ہیں کہ سالانہ ترقیاتی فنڈ میں کوئی فنڈ مختص نہیں ہوا، دوسرے میں کہتے ہیں کہ ترقیاتی فنڈ مختص کئے گئے ہیں مگر ریلیز نہیں ہوئے، پھر تیسرے میں کہتے ہیں کہ ضلع مہمند سابقہ فائنا میں کھیل و ثقافت، ٹور رازم اور آرکیالوجی کے لئے فنڈ ریلیز نہیں کئے گئے اور مجھے بتایا بھی نہیں ہے کہ کتنے مختص ہوئے، کتنے ریلیز ہوئے؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ ریلیز نہیں ہوئے لیکن مجھے بتایا بھی نہیں ہے کہ ریلیز نہیں ہوئے۔ پھر دوسرا اگر اثبات میں ہو تو میں کہوں گی کہ انہوں نے کہا ہے کہ 690 ملین مختص کئے گئے ہیں اور 2020-21ء کے لئے 100 ملین مختص کئے گئے ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ضم شدہ اضلاع خیبر کے لئے 20 ملین ریلیز ہوئے ہیں جبکہ میں نے مہمند کا سوال پوچھا ہے، شمالی وزیرستان میں کوئی فنڈ ریلیز نہیں ہوا ہے اور نہ لگا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ 75 ملین مختص کئے گئے ہیں اور لگا کچھ بھی نہیں ہے، یہ ضلع مہمند کا ہے، پھر اس کے بعد کہتے ہیں کہ 2501 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں، 200 ملین مختص اور جاری کئے گئے ہیں، لگایا کچھ بھی نہیں ہے، خرچ ایک روپیہ بھی نہیں ہوا ہے۔ پھر کہتے ہیں نظامت ٹورسٹ سروسز کے تحت کوئی فنڈ خرچ نہیں ہوا۔ پھر کہتے ہیں کہ 7 ملین وہ AIP کا فنڈ جو کہ صرف فائنا کے لئے مختص ہوتا ہے، وہ ضلع میں کھیلوں کے میدان کی تعمیر پر خرچ کئے ہیں، انہوں نے جو فنڈ اے ڈی پی فنڈ میں رکھا تھا، وہ فنڈ خرچ نہیں ہوا ہے۔ جناب سپیکر، پھر آگے آتے ہیں کہ جو تین ہزار ملین فنڈ رکھا گیا تھا، اس میں سے مختص بھی نہیں کیا گیا اور ضم شدہ اضلاع کے لئے جو کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں، انہوں نے Covid کی وجہ سے مزید کمیٹیاں تشکیل ہی نہیں کی ہیں۔ مالی سال 2020-21ء کے لئے 580 ملین اور مالی سال 2021-22ء کے لئے 150 ملین ریلیز کی ہیں جو کہ مجموعی طور پر 730 ملین بنتے ہیں۔ اب یہاں پر آجائیں کہ 2020-21ء میں 196 ملین میں خرچ ہو گئے اور پھر تین ملین ایک ہفتے میں خرچ ہو گئے، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ایک طرف کہتے ہیں کہ ریلیز نہیں ہوئے، نہیں لگائے گئے، مختص نہیں کئے گئے، پھر 106 ملین، جب کورونا کی وجہ سے کمیٹیاں

تشکیل ہی نہیں دی گئی ہیں تو ریلیز کیسے ہوئے، کیسے خرچ ہوئے؟ اور تین ملین ایک ہفتے میں خرچ ہوئے ہیں۔ میرا اور کرنی کے بارے جو سوال یہ ایک ہفتہ پہلے کا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایک پیسہ خرچ نہیں ہوا، ایک ہفتے میں کیسے خرچ کر سکتے ہیں؟ دوسرا جناب سپیکر صاحب، انہوں نے مجھے تفصیل نہیں دی کہ مہمند میں ہم نے کتنا پیسہ رکھا تھا؟ میں صرف چھوٹی سی بات کرنا چاہوں گی، مجھے پتہ ہے کہ کامران سگلس صاحب بہت Competent Minister ہیں، میں ان کو منسٹر کہتی ہوں کیونکہ جو بات وہ منسٹر کی طرح ہی دیتے ہیں، بہت Competent ہیں، میں Seriously بات کر رہی ہوں، دل سے میں یہ بات کر رہی ہوں، کمیونٹ میں بھی بیٹھتے ہیں، آخر یہ تین ہزار ملین کس کے کھاتے میں چلے گئے ہیں، یہ کس کی جیب میں چلے گئے ہیں، یہ کس کے بینک اکاؤنٹ میں پڑے ہیں، اس پر کون سود کھا رہا ہے؟ کیونکہ جب پیسے پڑے ہوتے ہیں تو کسی بوریوں میں آپ نے بھر کر تو نہیں رکھے ہوتے ہیں یا کہیں آپ نے کسی الماری میں نہیں رکھے ہوتے ہیں، یہ ضرور کسی بینک میں پڑے ہوتے ہیں، میں بار بار یہ کہتی ہوں کہ جب فائنا کو آپ نے Merge کیا تو ہم فائنا کے لئے چاہتے ہیں کہ اس کو آگے لے کر آئیں، ان کو Main stream میں لیکر آئیں، بجائے اس کے کہ ہم ان کو اس بات کی سزا دیں کہ وہ ہمارے ساتھ Merge کیوں ہوئے؟ یہی حال مہمند کا بھی ہے، مہمند کے لوگوں کے لئے میں یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ پیسے آپ کے ہیں لیکن پیسے بوریوں میں کہاں پر پڑے ہیں، بینکوں میں کہاں پڑے ہیں؟ کسی کے دراز میں پڑے ہوئے ہیں، کسی کی جیب میں پڑے ہوئے ہیں، اس پر سود خوری ہو رہی ہے، اس بات کا کامران سگلس صاحب ضرور مجھے جواب دیں گے، اس فائنا کے ساتھ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں، ان کو کیوں اتنی سزا دینا چاہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران سگلس صاحب۔

جناب کامران خان سگلس (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر، نگہت بی بی کا یقیناً ہمارے خیبر پختونخوا حکومت کی طرح اور خیبر پختونخوا کے ہر باشندے کی طرح قبائلی اضلاع کے ساتھ ایک Emotional attachment ہے اور وہ قابل ستائش ہے، میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے جو Compliments دیئے، انہوں نے باقاعدہ طور پر جو تفصیلات پڑھی ہیں، میں صرف Clarity کے لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ جو سپورٹس، ٹوررازم، آرکیالوجی، یوتھ آفیسرز کے جو مختلف ڈیپارٹمنٹس ہیں، جیسے نظامت ثقافت جس کو کلچر ڈیپارٹمنٹ کہتے ہیں، ٹوررازم کارپوریشن، ٹورسٹ سروسز، ڈائریکٹوریٹ آف مرچنڈائز، ڈائریکٹوریٹ آف یوتھ آفیسرز، ڈائریکٹوریٹ آف آرکیالوجی اینڈ میوزیمز اور یہ پانچ

جو منسٹری کے ساتھ Affiliated ہیں۔ اب انہوں نے مہمند کے حوالے سے جو کونسلین پوچھا ہے، سب ڈیپارٹمنٹس نے ان کو تفصیلات دی ہیں کہ یوتھ آفیسرز میں کتنے لگے ہیں، کتنے ریلیز ہوئے ہیں، ادھر آپ کی رولنگ موجود تھی کہ جیسے ہی کونسلین آجائے تو ڈیپارٹمنٹس Updated figures دے دیا کریں، ان کو جو ایک ہفتے پہلے جو ڈیٹیل ملی تھی، وہ ایجنڈے پر آئی تھی، ابھی ڈیپارٹمنٹ نے ان کو Updated reports دی ہیں اور تین ملین خرچ کرنا، انہوں نے جو کونسلین کیا وہ میرے خیال سے اتنی بڑی Amount نہیں ہے، ایک ہفتے میں خرچ ہو سکتی ہے، انہوں نے Updated figures دیئے ہیں، اب ان کا جو کونسلین ہے وہ ایک پورے Process کے تحت جو PDWP کی سکیم ہے، وہ ساری ڈیٹیل بھی یہاں پر Available ہے، اس کو میں میڈم کے حوالے کر دوں گا، ایک پورے Process کے تحت، یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کسی کے Account میں پیسے پڑے ہوتے ہیں یا کسی کو سود ملتا ہے، یہ تین ہزار ملین کی ایک Block allocation تھی، AIP schemes کے تحت مختلف محکموں میں جو ریلیز ہوئی ہیں، میری صرف یہ Submission ہے کہ یہ ہماری بہن ہیں، ہماری سینیئر ہیں کہ وہ اس میں کیا پوچھنا چاہتی ہیں، ان کے کیا Concerns ہیں؟ تاکہ ہم Accordingly اس کو Address کر سکیں، کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے تو ساری ڈیٹیل دی ہوئی ہے، ساتھ Attachments بھی انہوں نے دیئے ہوئے ہیں، اگر ان کو کسی بھی Specific scheme کے حوالے سے معلومات چاہئیں تو وہ ہم دے دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، میں پھر بھی یہی کہوں گی کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کا لکھا ہوا پڑھتے ہیں، اس پر میں نے جتنا بھی آپ کو بتایا، اگر میں دوبارہ وہی بات کروں گی تو مجھے Concern یہ ہے کہ ریلیز ہوئے ہیں لیکن لگائے نہیں گئے، مختص ہوئے لگائے نہیں گئے، ان کے یہاں اس اسمبلی میں بیٹھے دو سال ہو گئے ہیں، میں یہ نہیں کہتی، یہ وہ کہتے ہیں کہ فنڈز کوئی کھاتا نہیں ہے، مجھے بتائیں کہ فنڈز کس کے پاس ہوتے ہیں؟ فنڈز الماری میں نہیں پڑے ہوتے، نہ فنڈز بوریوں میں پڑے ہوتے ہیں، نہ فنڈز کسی کے Bed کے نیچے پڑے ہوتے ہیں، فنڈز کسی ڈیپارٹمنٹ کے Account میں تو پڑے ہوں گے، جب ریلیز ہو جاتے ہیں، ریلیز ہو کر فنڈز نہ لگیں تو پھر وہ فنڈز کسی کے Account میں تو پڑے ہوں گے، کسی شخص A,B,C,D,F کسی کے Account میں تو پڑے ہوں گے، اس کا مجھے بتائیں کہ وہ فنڈز جو پڑے ہوئے ہیں ان پر کون سود لے رہا ہے؟ ان پر دو سالوں سے کون اپنی من موجاں کروا رہا ہے؟ یہ

فاٹا کے حقوق کو جو آپ کہتے ہیں کہ فاٹا کے حقوق، جناب سپیکر صاحب، کامران بنگش یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، میں ہر منسٹر کی دل سے قدر کرتی ہوں لیکن جب فاٹا کی بات آتی ہے تو پھر مجھ سے رہا نہیں جاتا، کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ فاٹا کے لوگ کس طرح زندگی گزار رہے ہیں، مجھے پتہ ہے، جب ان کے پاس کھیل کے میدان نہیں ہوں گے، جب ان کے پاس ثقافت نہیں ہوگی تو وہ نشے کی طرف جائیں گے، وہ Terrorism کی طرف جائیں گے، وہ اور ہاتھوں میں جائیں گے، مجھے آج جواب چاہیے کہ ریلیز ہوئے، مختص ہوئے لیکن اس کے باوجود خرچ نہیں ہوئے، کیوں نہیں ہوئے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Respond کریں گے؟

وزیر خزانہ: جی ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، نگہت بی بی بیس سال سے اسمبلی ممبر ہیں اور میں تو خاص قدر کرتا ہوں، انہوں نے ہمیشہ بڑی عزت دی ہے۔ اب میں Explain کرتا ہوں کہ یہ فنڈز کے ریلیز ہونے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ فنڈز ایک Account سے دوسرے Account میں چلے جاتے ہیں، فنڈز کے ریلیز ہونے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ان کی Authorization to spend مل جاتی ہے، Availability ہو جاتی ہے، اس حساب سے آپ دیکھیں تو قبائلی اضلاع میں جو فنڈز Available رہے ہیں، آپ نے پچھلے دونوں سال کا ڈیٹا دیکھا، میں Overall بات کر رہا ہوں، نوے (90) فیصد سے زیادہ، ایک سال ننانوے (99) فیصد اور ایک سال نوے (90) فیصد سے زیادہ وہ Expenditure ہوا، وہ اس گورنمنٹ نے کیا، اڑتالیس (48) ارب پچھلے سال اور اس سال ان شاء اللہ چون (54) ارب ہوگا، اس سے زیادہ بھی کریں گے، یہ پہلی چیز ہے۔ اب دوسری چیز Individual Project کی Basis میں بہت ایشوز آتے ہیں، یہ میں مانتا ہوں کہ یہ Individual Departments کا بھی قصور ہوتا ہے، یہ ہمارے سسٹم کا بھی قصور ہوتا ہے، وہاں پر ہمیں بالکل ان کو Pressurize کرنا چاہیے لیکن یہ تاثر غلط ہے کہ اس گورنمنٹ نے قبائلی اضلاع پر پیسے نہیں لگائے، جو پیسے Available رہے ہیں یا وہ پیسے استعمال نہیں کئے ہیں، یہ آپ کو یاد ہے کہ بجٹ میں ساری بحث یہ ہو رہی تھی کہ سپلیمنٹری بجٹ اتنا زیادہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہم نے ساری Re-appropriations کی تھیں تاکہ جو فنڈز Available ہوں وہ Maximum استعمال ہوں، یہ

ضروری ہے کہ اس بات پر کوئی Lack of clarity نہ ہو، اس اسمبلی کی اور اس گورنمنٹ کی قبائلی اضلاع کے لوگوں سے جو Commitment ہے، جہاں تک ممکن ہو اس سے زیادہ پورے کریں گے۔ دو باتیں میں کروں گا تاکہ یہ تاثر نہ جائے، جب ہم صحت کارڈ Launch کر رہے تھے تو ہم نے سب سے پہلے قبائلی اضلاع میں Launch کیا، اس وقت ہم نے باقی صوبے میں Launch نہیں کیا تھا لیکن قبائلی اضلاع کے لئے فیڈرل گورنمنٹ سے خصوصی پیکیج لے کر قبائلی اضلاع کے ہر Citizen کو دیا، آج یہ فیصلہ کیبنٹ میں بھی Rectify ہو گیا کہ فیڈرل گورنمنٹ کا پیکیج ہمارے بعد میں آنے والے پیکیج کے برابر نہیں تھا، ان شاء اللہ یکم نومبر سے قبائلی اضلاع کے ہر شخص کو وہ پیکیج ملے گا، جو اس صوبے میں باقی لوگوں کو ملتا ہے، کیونکہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ قبائلی اضلاع میں اور باقی صوبے میں کوئی فرق نہ آئے۔ Individual Project پر بات ہو سکتی ہے لیکن کوئی فنڈ Lapse نہیں ہوتا، اس سال تو بالکل نہیں ہو گا کیونکہ ہم نے سو فیصد ریلیز کی ہے، اس کا فرق بھی Already سامنے نظر آیا ہے، پچھلے سال 31 اگست تک ایک ارب روپے ڈیولپمنٹ میں خرچ ہوئے تھے، اس سال چودہ (14) ارب روپے خرچ ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگت یا سمن اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، یہ تقریباً کوئی پانچ سو کوٹھڑیوں میں نے جمع کروائے اور وہ سارے قبائلی اضلاع کے متعلق ہیں، جو Merged areas ہیں، ہمارے پانچ سو کوٹھڑیوں پر ڈیپارٹمنٹ پر، یہ نہیں کہ جن کی میں عزت کرتی ہوں میں ان کے جواب کو اتنا زیادہ Loud and clear نہیں کر سکتی لیکن سی اینڈ ڈبلیو کا Message مجھے ملا ہے، تب بھی یہی حال تھا، اگر کسی اور ڈیپارٹمنٹ میں، کلچر میں اگر میں نے بات کی ہے تو یہی جواب تھا، آپ Individual Department کی اگر بات کرتے ہیں تو یہ Individual Department نہیں ہے، میرے محترم منسٹر صاحب، فنانس اینڈ ہیلتھ منسٹر صاحب، یہ ایک Individual محکمہ نہیں ہے، اس میں میں نے پانچ سو سوال جمع کروائے ہیں، ابھی تک میرا خیال ہے کہ سو سے زیادہ کے جوابات آچکے ہیں، اس لئے میں Emotional ہو جاتی ہوں کہ جب سو سے زیادہ کے جوابات میں مجھے یہی Answer ملتا ہے کہ مختص ہو گئے ہیں، ریلیز ہو گئے ہیں، لگا کچھ نہیں، جب کمیٹیاں ہی فعال نہیں ہیں، جناب سپیکر صاحب، میں لمبی چوڑی بات نہیں کرنا چاہتی، میرا یہ سوال کمیٹی میں بھجوائیں تاکہ وہاں پر یہ Thrash out ہو اور وہاں پر پتہ چلے کہ یہ پیسے ابھی تک خرچ کیوں نہیں ہوئے؟ جب آپ کہتے ہیں کہ اے ڈی پی میں بھی ہم نے مختص کئے، آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم

نے یہاں پر بھی مختص کئے اور ریلیز کچھ نہیں ہوا، ریلیز ہوئے، خرچ کچھ نہیں ہوا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: سر، یہ کمیٹی دیکھ لے اور یہ بھی دیکھ لیں، اگر مزید فنڈز Spend کرنے ہیں تو اس میں نکتہ بی بی بہت زبردست Role ادا کر سکتی ہیں، وہ یہ کہ خاص طور پر چونکہ یہ پچھلے سال بجٹ کی بات کر رہی ہیں، ہم نے پورا بجٹ جو ہے وہ کیا تھا، ہمیں توقع تھی کہ جو اس ملک کی سب سے Fair Party ہوتی تھی، ایک وقت میں پاکستان پیپلز پارٹی، جس کی سندھ میں حکومت ہے کہ وہ اپنا شیئر قبائلی اضلاع کے لئے دے گی، یہ اڑتالیس (48) کے بجائے ہم ساٹھ (60) ارب Spend کرتے، ان سارے پراجیکٹس میں وہ پیسے زیادہ Spend ہوتے، اگر نکتہ بی بی اپنے Colleagues سے بات کر لیں اور قبائلی اضلاع کا حق جو پورے پاکستان سے دینا پڑتا ہے، وہ دے دیں تو ہم اپنی جیب سے دے رہے ہیں لیکن جو ان کی پارٹی کی حکومت ہے، اگر وہ نہیں دے رہی، اگر وہ دے تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ وہ سارے پیسے Spend بھی ہوں گے، اس کی شفافیت کی رپورٹ ان کو بھی اور سندھ کی گورنمنٹ کو بھی دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر کافی لمبی ڈسکشن ہو گئی ہے، ایک منٹ، میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں کہ نہیں؟ جی میڈم۔

محترمہ نکتہ یا سمن اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر Point scoring کے لئے نہیں آئی ہوئی ہوں اور نہ ہی میں اپنے سوالات سے Point scoring کر رہی ہوں، جو حقائق ہیں وہ آپ کو بتا رہی ہوں، آپ کے توسط سے اس ہاؤس کو بھی بتا رہی ہوں، تمام بیورو کریٹس جو بیٹھے ہوئے ہیں، تمام میرے Colleagues دیکھیں، یہاں پر سندھ گورنمنٹ کی بات کرنا یا کسی اور گورنمنٹ کی بات کرنا، یہ ایک Point scoring کی بات ہے، میں بہت احترام سے منسٹر صاحب کو یہ دل سے کہتی ہوں کہ منسٹر صاحب، آپ ایسا کریں کہ میرا اگلا ایک سوال آنے والا ہے، آپ ایسا کریں کہ Inter Provincial ایک کمیٹی ہے جس کے ذریعے آپ تمام صوبوں میں جائیں، تمام صوبوں کو اس پر اعتماد میں لینے کی کوشش کریں، یہاں پر میں نے آپ کی حکومت پر اگر گولہ باری کرنی ہوتی تو میں بہت زیادہ گولہ بارود استعمال کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: میں اپنے سوال تک محدود ہوں، میں نے کسی حکومت کا نام نہیں لیا، پلیز،

For God sake سندھ حکومت کا نام یہاں پر نہ لیا جائے کیونکہ سندھ حکومت۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Agree کرتے ہیں کہ نہیں؟ میں Put کرتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: وہ فیڈرل گورنمنٹ کے زیر تالاج ہے، فیڈرل گورنمنٹ ان سے بات کرے

گی، یہاں سے کچھ نہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب، اس پر کافی ڈسکشن ہو گئی ہے، میں Put کرتا ہوں، آپ کمیٹی کے لئے Agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟

وزیر خزانہ: سر، اگر یہ اپنی گورنمنٹ کو نہیں کہتی تو پھر ہم نے جواب دے دیا ہے، یہ پولیٹیکل جواب

نہیں تھا، یہ ایک Factual جواب تھا، قبائلی اضلاع پورے پاکستان کی Responsibility ہے، وہ

Responsibility خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ اٹھا رہی ہے، اگر ہم کہیں کہ جو باقی صوبے ہیں، میں

پنجاب کو بھی یہی کہتا ہوں، ان کو بھی دینا چاہیے لیکن یہ بات ہم نہیں کہہ سکتے، اگر سندھ پیسے نہیں دے رہا

تو ان کو نہیں دینے چاہیے، ہم ہی Effort کرتے ہیں، ہم پر ہی Criticism ہوتی ہے جبکہ ہم اپنے حصے

سے زیادہ ڈالتے ہیں، اس کو ہم کمیٹی میں نہیں بھیجنا چاہتے کیونکہ جواب ہم نے Clearly دے دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Put کرتا ہوں،

Is it the desire of the House that the Question No. 12712, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it.

ہمارے Ex-FATA کے جو ممبران میرے ڈانس کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے ریکویسٹ

کرتا ہوں کہ آپ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں، آپ سے پہلے بلاول آفریدی صاحب میرے پاس آئے

تھے، ایجنڈے کے بعد میں ان کو موقع دیتا ہوں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اپنی سیٹوں پر

چلے جائیں، تمام آئریبل ممبرز جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اپنی سیٹوں پر چلے جائیں، آپ اپنی سیٹوں پر

چلے جائیں۔ کونسلر نمبر 12754، ریجانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 12754 _ محترمہ ریجانہ اسماعیل: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں کھلیسیمیاسے متعلق جو قانون سازی کی گئی تھی، کیا وہ نافذ العمل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس قانون کے تحت شادی کے بندھن میں بندھنے والے جوڑوں کے لئے تھیلیسیمیا ٹیسٹ لازمی قرار دیا گیا ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس ٹیسٹ کا مکمل طریقہ کار کیا ہے، مذکورہ ٹیسٹ کرانے کے لئے طے شدہ مقام، قیمت اور دیگر لوازمات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا نے پبلک ہیلتھ ایکٹ 2009ء پاس کیا تھا جو تھیلیسیمیا اور ہیپیٹائٹس (سی) کی روک تھام سے متعلق تھا۔

(ب) جی ہاں، اس ایکٹ کے تحت شادی کے بندھن میں بندھنے والے جوڑوں کے لئے تھیلیسیمیا ٹیسٹ لازمی قرار دیا ہے جو کہ متعلقہ نکاح رجسٹرار کی ذمہ داری ہے کہ وہ مذکورہ ٹیسٹ کے حصول کو یقینی بنائے، مزید برآں عرض ہے کہ اس ایکٹ کو بنانے میں محکمہ صحت سے ٹیکنیکل سپورٹ لی گئی تھی جبکہ اس پر عمل درآمد کی ذمہ داری لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔

تھیلیسیمیا کے بارے میں ٹیسٹ کی سہولیات پبلک اور پرائیویٹ لیبارٹریوں میں موجود ہے، گورنمنٹ کی سطح پر یہ ٹیسٹ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور میں موجود ہے جبکہ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی مختلف لیبارٹریوں میں اس ٹیسٹ کی سہولیات موجود ہیں۔ سرکاری ہسپتال میں تھیلیسیمیا ٹیسٹ کی قیمت -/750 روپے ہے جبکہ پرائیویٹ لیبارٹریوں میں اس ٹیسٹ کی فیس -/1400 روپے سے -/1600 روپے تک جاتی ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، میں نے محکمہ صحت سے تھیلیسیمیا کے متعلق کونسلین کیا ہے کہ صوبے میں تھیلیسیمیا سے متعلق جو قانون سازی کی گئی تھی، کیا وہ نافذ العمل ہے کہ نہیں؟ جواب میں مجھے بتایا جاتا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج الدین صاحب، نثار مہمند صاحب، آپ Kindly ذرا سیٹوں پر چلے جائیں، بہتر ہوگا، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر، اس کا جواب سن لیں، صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا نے پبلک ہیلتھ ایکٹ 2009ء پاس کیا تھا جو تھیلیسیمیا اور ہیپیٹائٹس (سی) کی روک تھام سے متعلق تھا، انہوں نے ایکٹ کی کاپی مجھے فراہم کی ہے، میں نے کاپی نہیں مانگی تھی، میں نے یہ پوچھا تھا کہ آیا یہ نافذ العمل ہے کہ نہیں؟

اس ایکٹ کی کاپی میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ Within six months اس کے Rules بنائے جائیں گے، منسٹر صاحب، یہ بتائیں کہ اس کے Rules بن چکے ہیں، انہوں نے اس کی ذمہ داری لوکل گورنمنٹ پر ڈالی ہے اور نکاح رجسٹرار پر ڈالی ہے، ابھی تک لوکل گورنمنٹ نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے؟ کھیلیسیما کو اگر دیکھیں تو انتہائی مسلک بیماری ہے اور کورونا کے Lock down میں ان بچوں کا جو حال دیکھیں تو ان کی تکلیف کا اندازہ Parents ہی کر سکتے ہیں کہ وہ کن مشکلات سے دوچار تھے، اگر قانون سازی کی ضرورت پڑی تھی، قانون سازی 2009ء میں کی گئی ہے، اس کے لئے نہ کوئی Rules بنے ہیں نہ اس کی Implementation کی طرف ہماری گورنمنٹ جا رہی ہے، اس کے متعلق مجھے منسٹر صاحب بتائیں کہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بلاول آفریدی صاحب، آپ پہلے اپنے Colleagues کو ساتھ لے کر جائیں کیونکہ آپ بھی ان کے ساتھ بیٹھے تھے، آپ چلے گئے اور اپنے Colleagues کو چھوڑ گئے ہیں، ان کو اپنے ساتھ لے کر جائیں۔ جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں تو صرف اتنا ہی کہوں گا، یہ ابھی انہوں نے مزید سوال اٹھائے ہیں، جو سوال پوچھا جائے تو اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ دے سکتا ہے۔ انہوں نے پہلا سوال یہ کیا کہ کھیلیسیما پر Legislation ہے، کیا وہ Implemented ہے کہ نہیں؟ تو جواب دیا گیا کہ ہاں جی، یہ Legislation ہے اور یہ Implemented ہے۔ پھر انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ یہ ضروری ہے کہ کھیلیسیما کے لئے ٹیسٹ ہونا چاہیے؟ میرے خیال میں یہ شوکت صاحب نے مجھے Inform کیا ہے کہ یہ نکاح رجسٹرار کی Responsibility ہے کہ وہ چیک کریں، اب Implementation perfect ہے یا Imperfect ہے، اس کا مجھے Exactly پتہ نہیں لیکن پھر انہوں نے پوچھا ہے کہ اس ٹیسٹ کے Procedure کی ڈیٹیل کیا ہے؟ ڈیٹیل بھی دی ہوئی ہے کہ کہاں پر وہ ٹیسٹ ہو سکتا ہے، اس کی کیا Price ہے؟ اب اگر ان کو یہاں مزید انفارمیشن چاہیے یا ان کی مزید تجاویز ہیں تو وہ اسمبلی میں لے آئیں، میرے پاس آجائیں، ڈسکس کر لیں، ان چیزوں پر تو نہ Political point scoring کی ضرورت ہے، جو بھی اپوزیشن ایم پی اے کی اچھی تجویز آئے گی، انہوں نے ہی کہا تھا کہ کوہاٹ کے ہسپتال کو ایم ٹی آئی بنایا جائے، وہ تجویز بڑی اچھی تجویز تھی، اس پر ہم کام کر رہے ہیں، اس پر ہم کام کر لیں گے، یہ کونسی بڑی چیز ہے لیکن جو اب ہم اسی چیز کا دے سکتے ہیں جو پوچھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، ریجانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریجانہ اسماعیل: جناب سپیکر، بہت افسوس کی بات ہے، منسٹر صاحب، میں کوئی Point scoring نہیں کر رہی ہوں، میں پوچھ رہی ہوں کہ 2009ء میں جو قانون پاس کیا گیا تھا وہ نافذ العمل ہے کہ نہیں؟ اس کا جواب تو مجھے نہیں دیا گیا۔ دوسرے اور تیسرے پارٹ پر تو میں جا ہی نہیں رہی، اس کے Rules بنانا کس کا کام ہے؟ یہ ایک مملکت بیماری ہے، اگر اس کے لئے ایک Legislation کی گئی ہے تو وہ صرف Documents کی حد تک ہے، اس میں کوئی Point scoring ہے، اس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس بیماری سے Suffer ہو رہے ہیں، جس کے بچے کے لئے خون نہیں مل رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحبہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت): جناب سپیکر، یہ Basically انہوں نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کونسلین کیا لیکن Basically یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کونسلین ہے ہی نہیں، اس کو لوکل گورنمنٹ دیکھتا ہے کیونکہ جو نکاح رجسٹرار ہے، جو ہمارے ویج کونسلرز کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں، ان کو پابند کیا گیا تھا کہ جب آپ کوئی بھی نکاح کریں تو آپ ان کے جو کھیلیسیسیا کے ٹیسٹس ہیں، وہ آپ ان سے ضرور لیا کریں۔ باقی انہوں نے پوچھا ہے کہ کہاں ہوتے ہیں؟ ظاہر ہے حیات آباد میں ہوتے ہیں، سرکاری ساڑھے سات سو روپے فیس ہے اور پرائیویٹ کہتے ہیں کہ کوئی چودہ سو (1400) یا کوئی سولہ سو (1600) لیتا ہے، پرائیویٹ بھی یہ ٹیسٹس ہو سکتے ہیں، یہ لازمی قرار دیا گیا تھا۔ Basically یہ جو پبلک ہیلتھ Deal کرتا ہے جس طرح ڈینگی ہو گیا یا جس طرح ملیریا ہو گیا، اس طرح یہ پبلک ہیلتھ نہیں، پی ایچ ای نہیں، بلکہ وہ پبلک ہیلتھ ہوتا ہے جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہوتا ہے، Basically وہ اس کو Deal کرتے ہیں، اس پر Implementation لوکل گورنمنٹ کی Responsibility ہے، اس پر عمل ہو رہا ہے لیکن ظاہر ہے اگر نہیں ہو رہا تو وہ نشانہ ہی کر لیں کہ نہیں ہو رہا ہے، گورنمنٹ اس کو دیکھ لے گی، اگر نہیں ہو رہا تو اس کو ہم Implement کرالیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ ریجانہ اسماعیل: جناب، میں یہی کہہ رہی ہوں کہ اگر Implementation نہیں ہو رہی ہو، آپ نے لکھا بھی ہے کہ لوکل گورنمنٹ کا کام ہے، اس کو لوکل گورنمنٹ کمیٹی میں Refer کریں کہ یہ 2009ء کی Legislation ہے اور ابھی تک Implement کیوں نہیں ہوئی، انہوں نے ابھی تک کیا کیا

ہے؟ ان کے Rules بنے ہیں یا نہیں بنے، انہوں نے کیا Awareness programs کئے ہیں، نکاح رجسٹر آوار کیا گیا ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں کافی چیزیں ہونی چاہئیں، مجھے نہیں لگتا کہ لوکل گورنمنٹ نے اس پر کچھ کام کیا ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، سیکرٹری ہیلتھ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو کہتا ہوں کہ ان کو Invite کریں، ساتھ سیکرٹری یا اسپیشل سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو بھی Invite کریں، ہم یہ چیزیں Positive spirit میں لینا چاہتے ہیں، آگے بڑھیں، صرف Ping pong کرنے سے یہ Issues solve نہیں ہوتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، امید ہے ابھی آپ ان کے جواب سے Satisfied ہوئی ہوں گی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ اب کونسلر نمبر 12757 حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 12757 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حالیہ برسوں کے دوران صوبہ بھر میں Breast cancer خواتین مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس وقت صوبہ بھر میں Breast cancer سے متاثرہ مریضوں کی ضلع وار رجسٹرڈ تعداد کیا ہے، اضلاع کی سطح پر Breast cancer کے علاج اور آگاہی سے متعلق موجودہ سہولیات کی تفصیل کیا ہے، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبہ بھر میں ضلع وار کتنی خواتین کے Breast cancer کی تشخیص کے لئے ٹیسٹس کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) یہ سچ ہے کہ حالیہ برسوں میں صوبے میں Breast cancer کے مریضوں میں اضافہ ہوا ہے جو جزوی طور پر بہتر تشخیصی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے ہے۔

(ب) Breast cancer کی جانچ پر ہسپتال اور معائنہ مندرجہ ذیل مراکز میں فراہم کیا جاتا ہے:

- (1) حیات آباد میڈیکل کیمپلکس (2) ارغم ہسپتال پشاور (3) آئی نور ایسٹ آباد (4) سائی نور سوات (5) بانی نور بنوں (6) ڈائی نور ڈی آئی خان۔

مندرجہ بالا معلومات حیات آباد میڈیکل کمپلیکس سے موصول ہوئی ہیں جو پیش کی گئی ہیں، بقیہ معلومات جب موصول ہوں گے تو جمع کروادئے جائیں گے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے Breast cancer کے حوالے سے سوال پوچھا تھا، مجھے جو جواب دیا گیا ہے، اس میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہاں واقعی پچھلے کچھ برسوں میں Breast cancer کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے جبکہ اس کی وجہ جزوی طور پر بہتر تشخیصی عمل کو قرار دیا گیا ہے کہ اس کی سہولیات دی جا رہی ہیں۔ میرا اسپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ کونسی بہتر تشخیصی سہولیات ہیں جن پر گورنمنٹ عمل درآمد کر رہی ہے پھر بھی کیسز بڑھ رہے ہیں؟ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بتایا گیا ہے کہ یہ معلومات صرف کمپلیکس ہاسپٹل سے لی گئی ہیں، تو کیا اتنی بڑی بیماری کا جو ایک سیریس بیماری ہے، اس کی صرف ہم ایک ہاسپٹل کی معلومات کی بنیاد پر اپنی تسلی کرا سکتے ہیں؟ تیسرا جو یہاں پر اردو کی اصطلاحات میں ایک غلطی ہوئی ہے جو کہ جمع کی بجائے جمعہ لکھا گیا ہے، میرے خیال میں کم از کم اسمبلی فلور کے اوپر اردو زبان میں اتنی ایک اہم چیز جو ایک مختصر جملہ ہوتا ہے، اس میں اس طرح کی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Concerned Minister, to respond. ایک منٹ، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ کا اسپلیمنٹری ہے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، ما دیکبھی دا بیماری چہ کومہ دہ، تاسوتہ پتہ دہ چہ دیکبھی لگیا دہ ڊیرہ زیاتہ اضافہ کیری او دا زمونبرہ ہغہ زنانہ دی چہ ہغہ بالکل پوہہ نہ وی چہ Early stage کبھی کلہ دا بیماری اولگی نو ہغوی تہ نہ وی پتہ، پہ ہغی کبھی بیا چہ کوم ستیج تہ لارشی نو د ہغی Treatment دومرہ زیات Expensive وی، بیا د ہغہ علاج کولو ہغوی ہم جوگہ پاتہ نہ شی، نو زما ریکویسٹ دا دے چہ منسٹر صاحب دہی دا اوواین چہ دہی Early stage د پارہ د حکومت سرہ خہ داسی پروگرام شتہ چہ پہ زنانو کبھی Awareness د میدیا پہ ذریعہ ہم راتلے شی، دا مختلف ستاسو ہاسپیتلز، بی ایچ یوز، دا خومرہ چہ ہاسپیتلز دی، زنانہ پہ Daily basis شی، د دہی د پارہ جی دا ڊیرہ مہمہ دہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، سوال بڑا اچھا ہے، Breast cancer بڑی سیریس بیماری ہے، اس پر زیادہ کام بھی کرنا چاہیے۔ میں مس شکفتہ ملک کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس میں Positive انداز میں Constructive feedback کیا، ہماری ایم پی اے جنہوں نے سوال پوچھا، میں مس حمیرا خاتون کو بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس پر Implementation کی Effort چل رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. لیاقت خان صاحب، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔
وزیر صحت: پہلے تو یہ کہ Breast cancer screening صحت کارڈ پر وگرام کا حصہ ہے، یہ اسی لئے حصہ ہے کہ Preventive screening ہو سکے اور پورے صوبے میں ہے۔ دوسری چیز ہماری ایم پی اے مسز عائشہ بانو نے اس پر پہلے ایک Initiative اٹھایا تھا، ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں Breast cancer screening کی Execution بہتر کرنے کے لئے کمیٹیاں بنائی ہیں، اگر انہوں نے شامل ہونا ہے تو یہ بھی ہو جائیں، rather than part of the problem.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ۔ میں منسٹر صاحب کو اس بات پر Appreciate کرتی ہوں کہ انہوں نے بات کو سیریس لیا، بالکل میں اس کمیٹی میں شامل بھی ہونا چاہوں گی اور یہ خواتین کے حوالے سے ایک اہم ایٹھ ہے جس کا سدباب ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، یہ کہہ رہی ہیں تو آپ ان کو اپنی کمیٹی میں پھر شامل کر دیں۔ جی تیمور صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، پھر مجھے یہ یاد دلائیں، اس کی میسنگ Call کر کے ان کو بھی Call کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کونسلر نمبر 12808، جناب صلاح الدین صاحب۔

* 12808 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Health state:

(A) That how many posts of grade 1 to 17 are laying vacant in health facilities, in PK-70 & 71, as a result of retirement, transfers and new creation? Constituency wise detail of vacant posts may be provided please?

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Health): (A) The detail of vacant posts due to retirements, posting / transfers and new creation, falling within the ambit of PK-70 and 71 is attached:

PK-70		PK-71	
Name of Posts	Vacant posts	Name of HF	Vacant posts
Cat: D Badhber	Driver 01	BHU Sherakira	Ward Attendant 01
CD Badhaber	Behishti 01	BHU Adezai	Ward Attendant 01
BHU Maryam zai	Sweeper 01	CD Azakhel	Sweeper 01
BHU Urmar Miana	Ward Attendant 01	BHU Azakhel	Ward Attendant 01
BHU Urmar Payan	Sweeper 01	BHU Mashogagger	Medical Tech 01
CD Urmar	Sweeper01	BHU Mashokhel	Sweeper 01
BHU Surizai Bala	Ward Attendant 01	CH Mattani	Behishti 01
BHU Surizai Payan	Sweeper 01	BHU Ghari Mili Khel	Chowkidar 01
BHU Telaband	Sweeper 01	BHU Sheikh Muhammadi	Behishti 01

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. I had got answer of my question is quite incomplete. A few supplementary questions. First, this is incomplete answer. I had asked grade 1 to 17, what they have given me, is Class IV only. Second question, does that mean that no shortage of doctors? Doctors initial recruitment that is in grade 17. Third one, does that mean no shortage of paramedics? Fourth one, where are eighteen posts of Class IV, as they are admitting, and why they are vacant? and the fifth one: As compared to other constituencies of the Province in general and that of district Peshawar in particular, why do they have ten posts vacant? If I could have an answer to these please and as their answers is incomplete, this may be referred to the concerned Committee that would be my submission.

جناب ڈپٹی سپیکر: تیور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، آپ کی Permission پر چونکہ I hope کہ ان کو پشتو بھی سمجھ آتی ہے کیونکہ انگریزی میں میں جواب دوں گا، یہ Important issue ہے، تو باقی لوگوں کو سمجھ نہیں آئے گی۔ سر، دا کلاس فور ٹکے چہ د هغوی به دا خیال وی چہ د ایم پی اے صاحب صرف پہ کلاس فور کبھی دلچسپی دہ، زہ د پیار تمننت تہ وایم، پکار دہ چہ ٲول د یتیل ورلہ ورکری او د کلاس فور د یتیل ورته ٹکے ورکری چہ هغوی زیاتہ خبرہ پہ کلاس فور بانڈی او کرہ، د کلاس فور کمے به مونزہ پورا کرو۔ دویم دا نور چہ کوم دے، دیر آسان جواب دے، هغه دا دے چہ پیسنور کبھی خالی سیٹ نہ وی، دا پہ پورا صوبہ کبھی یو ضلع دہ چہ دلته پہ هیلته کبھی د ٲاکتر یا د پیرامید کس سیٹ خالی نہ وی، کہ عارضی طور بانڈی وی، کہ پہ دیکبھی ئے شوک As punishment بھر لیبرلی وی یا خہ بل خہ وجہ وی خو هغه وخت خو خیر صلاح الدین پہ بلہ پارٹی کبھی وو، داسی کسان بھرتی دی چہ هغوی د یوتی تہ نہ راخی، مونزہ پری ایکشن واخلو خو هغوی بیا پہ کورٹ کبھی Stay واخلی، هم د دوئی ورسره Support وی، کہ دا نہ وی نو چہ دا کوم پیرامید کس دی یا ٲاکترز دی یا نرسز دی، دوئی به مونزہ کار تہ لیبرو او پہ دہ بانڈی زمونزہ سسٹیم هم بنہ کیری۔ جناب سپیکر صاحب، دا تاسو تہ وایم چہ هیلته د پیار تمننت کبھی چہ مونزہ کار کوؤ، کہ هغه پیسنور کبھی وی او کہ هغه نورو ضلعو کبھی وی نو یو رنگ ئے کوؤ، مونزہ ٲول پیسنور کبھی بی ایچ یوز له Revamp program شروع کرے دے، پہ هغی کبھی PK-70 او PK-71، دوئی دہ لاری او دہ گوری، د دوئی پہ حلقہ کبھی به کار کیری لکیا دے، آر ایچ سیز کبھی مونزہ کار شروع کرے دے، پہ ٲول پیسنور کبھی مونزہ کار شروع کرے دے، پہ هغی کبھی د دوئی حلقہ هم شاملہ دہ، نو مہربانی دہ او کری غلط الزام دہ نہ لگوی۔ د دہ نہ علاوہ کہ د دوئی خیال کبھی خہ د یتیل داسی نور پکار وی نورا دہ شی، زمونزہ سرہ دہ کبینی، ماتہ ٲتہ نشته چہ صلاح الدین صاحب به د کلاس فورو د یتیل واخلی خودہ سرہ به د هیلته سسٹیم خنگہ Improve شی؟ نو کریانی د کلاس فور پکار دی، هغه دہ هم راشی خہ خبرہ دہ او کری، ماتہ نشته ٲتہ، خہ لارہ به جوړہ کرو، خبرہ هغه کول پکار دی چہ د کوم اھمیت وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدين: جناب سپيڪر صاحب، ماته خود ڀر افسوس ڏي ڇي زه تپوس ڇه ڪوم او جواب ڇه راڪوي؟ ما تپوس ڪري ڏي، د Grade 1 to 17 او زمونڀرہ منسٽر صاحب، مونڀر وئيل دا ڀر قابل سر ڏي، زمونڀرہ ڀر اميدونه ڏي ورنه او هغه لارو ڪلاس فورو ته، بس د دوي سوچ تر ڪلاس فورو پوري ڏي او ته ما وڀي په ڏي باندي Judge ڪوي ڇي زه د ڪلاس فورو خبره ڪوم، ما ڪله ڪري ده؟ خو ماته ئي ڇي دا جواب راڪري ڏي نو دا صرف د ڪلاس فورو او د پيراميڊيڪس به هم نه وي ڇڪه خو زه وائيم ڇي دا ڏي Concerned ڪميٽي ته واستولئ شي ڇي مونڀر هغه One by one او ڪورو ڇي په ڏيڪيني Vacant post شته ڪه نشته ڏي؟ او ڪه شته ڏي نو وڀي شته؟ د هغي Reasons به دوي ته معلوم شي، زمونڀر په نيت باندي شك وڀي ڏي؟ او بل دا ڇي وائي ما سره ڏي ڪيني، مونڀر خودوي ته يو ځل ريكويست ڪري وو او ما سره ڪندي صاحب، ماسره شڪيل بشير خان، مونڀر ورغلو، د دوي جواب داسي وو ڇي زه به د هغي نه پس هم بيا دوي ته ورځم، زه د هغي نه پس دا وائيم ڇي دا ڏي Concerned ڪميٽي ته واستولئ شي او زمونڀر په نيتونو باندي ڏي شك نه ڪوي، مونڀر د ڏي علاقي، د ڏي ملڪ، د ڏي قوم ٽول عمر عوامي نيشنل پارٽي د تيرو سلو ڪالو راهسي خدمت ڪري ڏي، بيا به ئي هم ڪوؤ، زه پخيله نه يم راغلي، په ما باندي د ڇا الزام هم نشته ڏي ڇي ڏي ڇا راوستلئ ڏي؟ زه عوامو راستولئ يم او د عوامو پوڀننه مو ڪري ده، د PK-70 او د PK-71 خبره مو ڪري ده، نو په ڏي باندي دوي وڀي دومره بد او ڪنٽرول؟ بل دا ڇي وائي الزام، نو په تپوس ڪولو ڪيني الزام ڪوم ڇائي ڪيني ڏي؟ دوي خود ڏي دا لڙ Explain ڪري، په تپوس ڪولو ڪيني ڇه ڇه ڏي؟ مونڀر خود ڀر عاجزانه سوال ڪري ڏي ڇي مونڀر ته او وائي ڇي دا پوسٽونه خالي ڏي او وڀي خالي ڏي؟ دا هغه ٽائم غير ضروري وو ڪه اوس غير ضروري شو؟ ڪه غير ضروري ڏي نو Sanctioned post ڇه ته وائي بيا؟

جناب ڊپٽي سپيڪر: تهينڪ يو۔ تيمور جھڳڙا صاحب۔

وزير صحت: جناب سپيڪر، اولئي خبره خو ما او منله ڇي ڀر پارٽمنٽ دوي ته صرف د ڪلاس فورو ڀر ورتا ورتي وه، دا د ڀر پارٽمنٽ غلطي ده، د هغوي دا تاثر نه ڏي پڪار ڇي صلاح الدين صاحب ڪه Interested هم وي، حالانڪه دوه ځل دوي

خبره ٻوله په ڪلاس فورو اوڪره خو پڪار دا ده ڇي بل ڄل ورته 17 نه 22 پوري ٻوله ڏيئا وركري۔ دويمه خبره، دا خو ما اووئيل ڇي پيبنور ڪنبي خالي پوست نشته، ڪه هغه PK-70 ڪنبي وي ڪه هغه په PK-71 ڪنبي وي، زه به صلاح الدين صاحب ته دا اووايم ڇي پيبنور يو غٺ بنا رده، صرف ديو حلقې سوچ مه ڪوي، د ٽول پيبنور سوچ ڪوي، ڇي څنگه مونزه صحت ڪارڊ وركولو نوستا هر ووتر ته مو وركرو، BHU revamp مو ڪولو نوستا هر بي ايڇ يو ڪنبي مو اوڪرو، دا حقائق دي او دريمه خبره جناب سڀيڪر صاحب، صلاح الدين صاحب ته موقع وه ڇي ڪله مونزه دوي ته ريكويسٽ ڪولو ڇي اوگوري د پيبنور ڊيويلپمنٽ تاسو مه اودروي، تاسو مونزه سره ڪنبيئي، مونزه به په يو ڄاڻي باندي د پيبنور ڊيويلپمنٽ ڪوڙ، دوي خو 71, PK-70 خو پريرده، دوي خو خپل ايم پي اے سره هم وفاداري اونه ڪره، ديو ايم پي اے سره يو ڄاڻي شو او د خپل بل ايم پي اے فنڊز ئه هم بلاڪ ڪرو ڇڪه ڇي دوي ته خپله ذاتي فائده په ديڪنبي بنڪاريدله، دوي به ديو ايم پي اے طرف داري اوڪري ڇڪه ڇي ددوي ووت هغي سره ترله دے۔ زه نور ڇه وايم؟

جناب ڏيڻي سڀيڪر: تيمور صاحب، ما تپوس ڪولو ڇي ڊيپارٽمنٽ ڪومه Reply وركوي نو د منسٽر صاحب په Knowledge ڪنبي نه راولي، دهغه په علم ڪنبي نه وي؟

وزير صحت: سر، بالڪل راڄي، ما خو مخڪنبي هم Strictly ورته وئيلي دي خودا يو جواب ڇي دے زما په Knowledge ڪنبي نه دے راغله، دا يو Basic جواب وو، ددي دچيڪنگ هم ضرورت نه وو خودوي ته ما دا اووئيل، تاسو ته پته ده ڇي تيره هفته د ڊيپارٽمنٽ نه ستاف نه وراغله، اوس به په فلور باندي دلته د هيلٿ سيڪريٽري وي يا به سپيشل سيڪريٽري وي، په هغوي ڪنبي به يو وي يا به DG وي، دا ما ورته Already وئيلي دي ڇي دي نه پس ڇي ڪوم سوال راڄي، جواب نه مخڪنبي به ئه ماته بنائي، ڇي شروع ڪنبي په جواب باندي ئه Agree ڪوڙ نو بيا جواب ليڪئي، ان شاء الله دا Changes به Implement ڪيري۔

جناب ڏيڻي سڀيڪر: تههڪ شو۔ جي صلاح الدين صاحب۔

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر صاحب، زہ وایم کہ مونہرہ تہ د مشورہ را کولو پہ
خائی باندی خیل ڊیپارٹمنٹ باندی لہرہ توجہ ورکری، هغوی اول کونسنچن
اووائی او پہ هغی کبھی چھی خہ پوبنتنه شوہی وی نو د هغی جواب دہی ورکری۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ۔

جناب صلاح الدین: دا جواب Incomplete دے او زما پہ خیال ستیندنک کمیٹی تہ
پہ استولو کبھی ہیخ حرج نشته، د منسٹر صاحب ہم پہ دہی خہ اعتراض پکار نہ
دے، کہ د دہی یو Proper حل منسٹر صاحب او د هغوی ڊیپارٹمنٹ غواری نو
هغوی تہ دہی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زہ ئے هاؤس تہ Put کوم جی۔

جناب صلاح الدین: او کہ اعتراض پرہی باندی نہ وی نو اوس کمیٹیانی شته، چھی
کمیٹی وی، Parliament at work وی نو اعتراض پرہی مه کوئی، چھی لہرہ ڊسکس
شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو دا خبرہ دہی پوائنٹ تہ راخی چھی زہ ئے هاؤس تہ Put کرم
جی۔

Is it the desire of the House that the Question No. 12808, asked by
the honorable Member, may be referred to the concerned
Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and
those who are against it may say, 'Noes'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The motion is dropped.
Question No. 13126, Mr. Sirajuddin Sahib.

* 13126 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں عالمی وباء Covid-19 سے اب تک جاں بحق ہونے والے مریضوں کی ضلع وار
تعداد کیا ہے؛

(ب) صوبہ بھر میں عالمی وباء Covid-19 سے اب تک متاثر ہونے والے مریضوں کی ضلع وار تعداد کیا ہے، نیز اب تک اس مرض کی تشخیص کے سلسلے میں کتنے افراد کے ٹیسٹ کئے گئے ہیں، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) صوبہ بھر میں عالمی وباء Covid-19 سے اب تک جاں بحق ہونے والے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکس کی تفصیل بمعہ نام ضلع وار فراہم کی جائے؟

جناب تیور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) صوبہ بھر میں کورونا کی عالمی وباء میں اب تک جاں بحق ہونے والے مریضوں کی تعداد 1120 ہے، ضلع وار جاں بحق ہونے والے مریضوں کی تعداد لف ہے۔
(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) صوبہ بھر میں کورونا کی عالمی وباء سے اب تک متاثر ہونے والے مریضوں کی تعداد 31217 ہے۔ ضلع وار متاثرہ افراد کی تعداد لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نیز اب تک اس مرض کی تشخیص کے سلسلے میں ایک لاکھ 43 ہزار 538 افراد کے ٹیسٹ کئے گئے ہیں۔
(ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) صوبے بھر میں کورونا کی وباء سے اب تک جاں بحق ہونے والے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکس کی تعداد انیس (19) ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ اب تک کورونا وباء سے صوبہ بھر میں کتنے افراد جاں بحق ہوئے ہیں؟ جس کا جواب معزز ایوان کے سامنے رکھا گیا ہے، وہ حقائق کے بالکل منافی ہے۔ جواب کے مطابق کورونا سے اب تک صوبہ بھر میں جاں بحق افراد کی تعداد 1120 ہے، اگر ہم محکمہ صحت کے Online اعداد و شمار چیک کریں تو کل تک اس میں جاں بحق ہونے والے افراد کی تعداد 4 ہزار 624 ہے، اس معزز ایوان کو صرف 1120 بتایا گیا ہے۔ اسی طرح سوال کے جز (ب) میں بھی غلط اعداد و شمار بتائے گئے ہیں کیونکہ محکمے کی Official website پر کل تک صوبہ بھر میں کورونا سے متاثرہ مریضوں کی تعداد ایک لاکھ 50 ہزار 708 درج ہے جبکہ یہاں ایوان کو جواب دیا گیا ہے کہ اس میں اب تک متاثرہ مریضوں کی تعداد صرف 31 ہزار 217 ہے۔ کورونا کے مریضوں کی تشخیص کی مجموعی تعداد بھی بہت کم بتائی گئی ہے کیونکہ ویب سائٹ کے مطابق اب تک 24 لاکھ 60 ہزار 448 ٹیسٹ کئے گئے ہیں لیکن جواب میں مریضوں کی تعداد ایک لاکھ 43 ہزار 584 بتائی گئی

ہے۔ محکمہ کی جواب میں بہت بڑا تضاد ہے، میری گزارش ہے کہ اس سوال کو قائمہ کمیٹی میں Refer کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب، یہ Figures ہر روز Up date ہوتے ہیں، میں اس لئے کہہ رہا ہوں، ہمیں یہ سارا سسٹم Obviously digitize کرنا چاہیے، جس وقت Figures دیئے گئے، یہ اس وقت کے Figures ہیں، اگر آج کے Figures دینے ہیں تو وہ کوئی ایشو نہیں ہے، وہ ابھی دے دیں گے، وہ تو سارے Publicly available ہیں۔ جس طرح ایم پی اے صاحب کو مل گئے تو It means کہ Publicly available ہیں، پھر تو پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، میں آپ کو Exact figures بھی ابھی دے دیتا ہوں، چونکہ انہوں نے وہ Figures کا کہا تھا، ابھی تک جو مجموعی Figures ہیں، کچھ Basic ہیں اور جو Total deaths ہیں، جو کل کیسز ہیں وہ ایک لاکھ 69 ہزار 238، جو کل Recoveries ہیں وہ ایک لاکھ 55 ہزار 776 اور جو Active cases ہیں، یعنی جن میں سے ان شاء اللہ نانوے (99) فیصد Recover ہو جائیں گے، وہ ہیں آٹھ ہزار 172 اور وہ جو ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس یا ہیلتھ کیئر ورکرز ہیں، جن کی Covid کی وجہ سے Deaths ہوئی ہیں وہ ابھی چوالیس (44) ہیں۔ جناب سپیکر، صرف یہ نہیں، میں ان کو اور بھی بہت سی انفارمیشن دے سکتا ہوں، یہ BONE پر ہر روز آتی ہیں، یہ Basically جواب ایک بار بنتا ہے، جو اصل چیز، اگر ہم سوال کا مقصد دیکھیں تو یہ ہے کہ Covid کے حالات صوبے میں کیسے رہے ہیں، صوبہ ان سے کیسے نمٹا؟ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پہلی چیز یقیناً مشکل مرحلہ رہی ہے لیکن اللہ کا بہت بہت شکر ہے کہ ہر مرحلے میں ہم نے پچھلے مرحلے سے بہتر Performance دکھائی ہے۔ ابھی اگست کے بعد چوتھی جو ہماری لسرگئی ہے، اس میں چھ فیصد Positivity پر تقریباً ہمارے ہسپتالوں میں سترہ اٹھارہ سو مریض رہے ہیں جو کہ اللہ کا شکر ہے کہ ابھی آہستہ آہستہ کم ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ کیوں کم ہو رہے ہیں؟ آپ نے یہ بھی دیکھا ہو گا کہ اس چوتھی لسر میں تقریباً اسپیشلز سے Mistreatment کی بہت کم Complaints آئی ہیں، اس کے لئے سارے جو ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکس ہیں، ان کو خراج تحسین پیش کرنا پڑتا ہے لیکن دوسری چیز جو اس ایوان کے لئے ضروری ہے، SOPs پر کم عمل کرتے ہوئے یہ چوتھی لسر کیوں کم ہو رہی ہے؟ وہ اس لئے کہ ماشاء اللہ توقعات سے بہتر ہماری جو Vaccination campaign چل رہی ہے جس میں دس ملین

یعنی ایک کروڑ سے زیادہ Doses ہم لوگوں کو دے چکے ہیں، جو ہماری اٹھارہ سال سے زیادہ آبادی ہے، اٹھارہ سال عمر سے زیادہ کی آبادی میں چالیس فیصد سے زیادہ لوگوں کو ایک Dose اور تقریباً پندرہ فیصد کو دو Dose جناب سپیکر، جو ایم پی ایز اپنے ڈسٹرکٹ میں گئے، جس ڈسٹرکٹ میں سب سے زیادہ Positivity رہی ہے وہ پترال رہا ہے لیکن پترال کے لوگوں کو اور ان کی ایڈمنسٹریشن کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، وہاں ستر (70) فیصد سے زیادہ لوگوں نے Vaccination کی، اس لئے وہاں پر Hospitalization سب سے کم ہے، اس پر ہم سب نے مل کر کام کرنا ہے، ان شاء اللہ یہ Figures اس سے بھی بہتر ہوں گے، ان کے ساتھ یہ سارا ڈیٹا شیئر کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج صاحب، انہوں نے آپ کو کافی ڈیٹیل سے جواب دیا۔

جناب سراج الدین: جناب سپیکر، میں محترم منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ کافی ساری ڈیٹیل ہے مگر محکمے کے حالات کو ذرا دیکھ لیں، منسٹر صاحب نے جو کہا کہ وہ ویب سائٹ پر بھی ہے، دونوں ایک ہی چیز ہیں، محکمے نے مجھے جواب میں کچھ اور لکھا ہے، اس کو ساری چیزوں کا تو پتہ ہے مگر محکمے کو پتہ نہیں ہے، انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ سراسر غلط ہے، وزیر صاحب کو چاہیے کہ اپنے محکمے کے جو افسران ہیں ان کو تھوڑا سا بتادیں کہ یہ جو سوال آتے ہیں، ان کا ٹھیک جواب کیوں نہیں دیتے؟ ویب سائٹ پر سب کچھ موجود ہے اور وہ ادھر غلط فکری لکھتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، کیونکہ ان چیزوں میں Open اور Clear stance لینا چاہیے، اس کے بعد شام کو سیکرٹری صاحب کے ساتھ مل کر میں یہ دیکھ لوں گا کہ سوال کس دن آیا تھا، اس دن کیا ڈیٹا تھا؟ اگر ڈیٹا اس سے پرانا ہو، جس بندے نے دیا ہے، اس کے Against محکمہ Disciplinary action لے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج صاحب، آپ مطمئن ہیں۔ کونسیجین نمبر 13156، جناب عنایت اللہ خان صاحب، آپ خواتین ایم پی ایز کی آواز کافی Loud آ رہی ہے، اشتیاق امرٹ صاحب، آپ کی بھی آواز کافی اونچی آ رہی ہے، آپ سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔

* 13156 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) ایم ٹی آئی قانون کے تحت کتنے ہسپتالوں میں Board of Governors (BoGs) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، ان میں ممبران کس معیار Criteria کے تحت منتخب کئے گئے ہیں؛
- (ب) کیا اس معیار میں صوبے کی حدود سے باہر کے لوگ بھی منتخب ہو سکتے ہیں، اگر جواب اثبات میں ہو تو کس قاعدہ کے تحت ان کا انتخاب کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (ج) تمام BoGs کے ممبران کے نام، تعلیمی قابلیت بمعہ ڈومیسائل اور BoGs کے اندران کے دورانیہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (د) BoGs کا بنیادی Mandate کیا ہے، آیا ممبران دیئے گئے Mandate کے مطابق کام کر رہے ہیں، نیز کیا ان ممبران کی کارکردگی کا Performance audit ہوتا ہے، اگر ہوا ہے تو اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) ایم ٹی آئی قانون کے تحت جن ہسپتالوں میں Board of Governors (BoGs) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، ان میں تدریسی ہسپتال پشاور، لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور، حیات آباد میڈیکل کیمپلیکس پشاور، ایوب ٹیچنگ ہسپتال ایبٹ آباد، مفتی محمود میموریل ہسپتال ڈی آئی خان، خلیفہ گل نواز تدریسی ہسپتال بنوں، مردان میڈیکل کیمپلیکس، قاضی حسین احمد میموریل ہسپتال نوشہرہ اور ملحقہ ہسپتال شامل ہیں، BoGs کے ممبران میں چناؤ ایم ٹی آئی کے مروجہ قانون کے تحت لایا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں، ان ممبران کا چناؤ محکمہ Search and Nomination Council کے ذریعے کیا جاتا ہے جس کا ذکر ایم ٹی آئی ایکٹ 2015ء کے قانون میں درج ہے۔

(ج) ایم ٹی آئی ایکٹ 2015ء کے تحت تمام ممبران کا باقاعدہ چناؤ کیا جاتا ہے، تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر افراد کی تقرری کی جاتی ہے۔ (تمام ممبران کے نوٹیفیکیشنز کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(د) مزید برآں تمام BoGs ممبران کا بنیادی مقصد ایم ٹی آئی ہسپتالوں کا اصلاح و احوال اور Patient Care اولین ترجیح ہے، اپنے Mandate کے مطابق کام کر رہے ہیں، ان ممبران کا Performance audit ہو جاتا ہے، حال ہی میں ہیلتھ کیئر کمیشن خیبر پختونخوا نے الشفاء فاؤنڈیشن اسلام آباد کے ذریعے پشاور کے تین بڑے ہسپتالوں کی کارکردگی کا آڈٹ کیا ہے جس کی حتمی تجزیاتی رپورٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہے۔ اب تک چار آڈٹ ہو چکے ہیں، پہلی رپورٹ کو Base line لے کر دوسرا تیسرا اور چوتھا

Round ترتیب دیا گیا، اگرچہ فائنل رپورٹ زیر اشاعت ہے، تاہم تین تجزیاتی رپورٹس کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کونسیں میں نے BoGs کے حوالے سے پوچھا ہے، ہاؤس کو آرڈر میں کریں تو۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The House in order, please. Ji Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: یہ سوال میں نے BoGs کے حوالے سے پوچھا ہے کہ جو ایم ٹی آئی کے تحت بورڈ آف گورنرز بنے ہیں، اس کے حوالے سے پوچھا ہے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ جب ہم سوالات کرتے ہیں تو اس کے جوابات بڑے تاخیر سے دیئے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سوالات کے جوابات مکمل نہیں ہوتے، میں نے پوچھا ہے کہ آپ کس Criteria کے تحت BoGs appoint کرتے ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے ٹھیک دیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا ہے کہ BoGs میں آپ صوبے سے باہر کے لوگوں کو بھی Appoint کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں Appoint کرتے ہیں۔ پھر میں نے لسٹ مانگی لیکن پوری لسٹ دینے کے بجائے انہوں نے کچھ BoGs ممبران کے CVs دیئے ہیں۔ ایک تو یہ نامکمل ہے، دوسرا یہ ہے کہ میں نے پوچھا ہے کہ ان ممبران کو جو آپ Re-appoint کرتے ہیں، کیا ان کے گزرے ہوئے Tenure کا آپ Performance audit کرتے ہیں؟ انہوں نے لکھا ہے کہ ہاں ہم Performance audit کرتے ہیں۔ ہم نے اب تک Performance audit کیا لیکن وہ پائپ لائن میں ہے جناب سپیکر، یہ 2021ء ہے، آپ اگر سوال کے اگلے صفحے پر چلے جائیں تو 2018ء میں بھی ہمیں یہی جواب دیا گیا ہے، 2021ء میں بھی یہی جواب دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو Performance audit ہم نے مانگا ہے، یہ پہلے بھی سوال آیا تھا، اس کا یہی جواب ملا تھا، اس کو Re-frame کر کے دوبارہ جمع کر دیا، اس کا دوبارہ بھی یہی جواب آیا ہے، یعنی انہوں نے ہسپتالوں کا Performance audit کیا ہے اور BoGs کا نہیں کیا ہے، یہ غلط بیانی ہے، میں اس لئے سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا Important issue ہے۔ دیکھیں ان BoGs کی وجہ سے آپ کے ہسپتالوں کے سروسز بری طرح خراب ہو رہی ہیں، آپ کے ایل آر ایچ میں جتنے بھی سینئر ڈاکٹرز ہیں انہوں نے اس BoG کی وجہ سے استعفیٰ دے دیئے ہیں، ان لوگوں کی وجہ سے دیئے ہیں، اس میں آپ Frequently HDs and MDS کو Transfer کرتے ہیں، نتیجتاً آپ کے ہسپتالوں کے اندر، جو ایم ٹی آئی ہاسپیٹلز ہیں ان میں

مریضوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے، اس لئے یہ جواب نامکمل ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو Standing Committee on Health میں ڈسکس کرتے ہیں، اس پر Thoroughly debate کرتے ہیں، یہ جتنے بھی آپ نے BoGs بنائے ہیں، ان کا Performance audit جو ہوا ہے وہ آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر پیش کریں، سوال کے اندر جو Deficiency ہے وہ بھی ادھر Cover کریں، اگر وہاں Refer نہیں ہوگا تو دوبارہ میں اس سوال کو Repeat کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، کچھ چیزیں Subjective ہوتی ہیں، کچھ Objective ہوتی ہیں، کچھ اپنے Management principles کے تحت ہوتی ہیں۔ عنایت صاحب کا سوال بالکل ٹھیک ہے کہ کسی جگہ بھی اختلاف ہو سکتا ہے لیکن BoGs کی Appointment پر At least میرے دور میں ان کی Appointment پر Criteria پر اس سوال سے کئی زیادہ Thoroughly میں بول بھی سکتا ہوں، عنایت صاحب کو Invite بھی کر سکتا ہوں کہ آئیں اور Search and Nomination Committee کی میٹنگ میں بیٹھ جائیں، چونکہ اس میں اس سے بہتر Process ان کو نہیں ملے گا لیکن غلط بیانی نہیں کرنی چاہیے، Perfect کوئی ہسپتال نہیں ہے لیکن چونکہ انہوں نے Specifically ایل آر ایچ کی بات کی تو Covid کی تیسری لہر میں ایل آر ایچ، یہ On the record ہے، چار سو ستر (470) مریض ایک وقت پر Deal کر رہا تھا، اس پورے پاکستان میں کوئی ہسپتال نہیں تھا جس میں دو سو اسی (280) سے زیادہ مریض تھے، نمبر ایک۔ جناب سپیکر، دوسری چیز آپ کراچی اور پشاور کے Hospitals system کا Comparison کریں، ہمارا چھوٹا سا شہر ہے، چھوٹا سا صوبہ ہے، صرف کراچی میں پورے خیبر پختونخوا سے وسائل زیادہ ہیں، آپ وہاں پر دیکھ لیں، جب Covid کے مریض ہوتے تو وہ پہلے آغا خان ہسپتال جاتے، باقی پرائیویٹ ہاسپتالز جاتے ہیں، نوے (90) فیصد Load ان کا پرائیویٹ ہاسپتالز پر ہوتا، ہمارے نوے (90) فیصد Load سرکاری ہاسپتالز پر ہے، حالانکہ یہاں پر پاکستان کے بہترین پرائیویٹ ہاسپتالز ہیں جو ہمارے بڑے Territory hospitals ہیں ان میں بڑی Improvement آ رہی ہے، اب جو انہوں نے BoGs کے Criteria کا پوچھا ہے، یقیناً Performance audit ہوتا ہے، Performance audit hospitals کا ہی ہونا چاہیے،

BoGs کا نہیں ہونا چاہیے، BoGs کو ہم Accountable ٹھہراتے ہیں، اس سے زیادہ Accountability کیا ہے کہ ہم نے ڈی آئی خان میں بورڈ کو Dissolve کیا، بنوں میں بورڈ کو Dissolve کیا، نوشہرہ میں بورڈ کو Dissolve کیا اور اس کے بعد ہم پچھلے سال سے ہر BoG کے ممبر کو Select کرنے سے پہلے کمیٹی اس کا انٹرویو کرتی ہے اور پھر ایک Combined decision ہوتا ہے، یہ Process اگر عنایت صاحب دیکھ لیں تو یہ خود ہی مان جائیں گے کہ واقعی بڑا Robust process ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری: جی عنایت اللہ۔

جناب عنایت اللہ: جناب سیکرٹری صاحب، منسٹر صاحب نے خود بات مان لی ہے لیکن جو جواب دیا گیا ہے، یہی بات ہے، میں نے کہا کہ دیکھیں انہوں نے Performance audit hospitals کا ہی کیا ہے، BoGs کا نہیں کیا ہے لیکن جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ ان ممبران کی کارکردگی یعنی Performance audit ہوتا ہے، یہ خود اس جواب میں لکھتے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں، پھر میں نے لسٹ مانگی ہے، لسٹ پوری نہیں دی گئی ہے، کچھ لوگوں کے CVs دیئے گئے ہیں، کچھ کے نہیں دیئے گئے ہیں، اس لئے تفصیلی طور پر اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے، آپ نے ان تمام ہاسپٹلز کے اندر صوبے کے کتنے لوگوں کو Appoint کیا ہے، صوبے سے باہر کتنے لوگ Appoint کئے ہیں؟ اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ کیا اس صوبے کے اندر Competent لوگ نہیں ہیں کہ آپ اس صوبے کے لوگوں کو Appoint کریں، کیا اس میں Competent لوگ نہیں ہیں کہ ان کو آپ اتنے بڑے بڑے ہاسپٹلز حوالہ کریں؟ میں اس نکتے پر اور جو ڈیٹیلز ہیں ان پر چاہتا ہوں کہ اس پر سٹینڈنگ کمیٹی میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ تفصیل سے Briefing دے۔ میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Object نہ کریں، یہ Innocent قسم کا سوال ہے، ادھر اس پر Positive بحث ہوگی، ہم اس میں Constructively contribute کریں گے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری: جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سیکرٹری، Let this point کیونکہ کوئی چیز وہاں ڈسکس کرنے کی نہیں ہے، میں اس کے واقعی On merit حق میں نہیں ہوں کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو جائے کیونکہ Unfortunately ہمارے کلچر میں، وہاں پر جو BoGs ہے ان پر مختلف قسم کا پریشر پڑے گا، جیسے میں نے ثبوت دے کر

دکھایا، ہم تین BoGs کو اسی لئے اڑا چکے کیونکہ اس کی Performance ٹھیک نہیں تھی۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں Refer کرنے کے بالکل بھی ہم حق میں نہیں ہیں، BoGs کی بھی Accountability ہم کریں گے، ہاسپٹلز کو بھی بہتر کریں گے کیونکہ اس بار اس چیز پر بات ہوئی، یہ میں On the record کہنا چاہتا ہوں کہ اس دن وہ Masses پر بھی Controversy ہوئی تھی، امید ہے کہ اس پر تھوڑی اور Clarification دینے کا آگے موقع ملے گا لیکن آپ صرف یہ Principle لے لیں کہ کسی صوبے میں صوبے سے باہر کے بندے کو کام نہیں کرنا چاہیئے، پھر ہم یہ سارے جو DMG officers ہیں، جو صوبے کے نہیں ہیں، ان کو بھی باہر بھیج دیں، پھر اسی Principle کو District to district بھی کر دیں، پشاور کا تو نقصان نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر، آپ بھی پشاور کے ہیں، میں بھی ہوں، یہاں پر ہم پورے صوبے بلکہ پورے ملک کی Capacity کو Invite کرتے ہیں لیکن جو پسماندہ ڈسٹرکٹس ہیں، وہاں پر کون جائے گا؟ اس میں ایک Balance ہونا چاہتا ہے، وہاں پر ڈاکٹرز Developed districts سے پسماندہ اضلاع میں جائیں گے، مہربانی کریں، اس ٹائپ کے تاثرات نہ پھیلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو کمیٹی میں Refer کرنا چاہ رہے ہیں کہ نہیں کرنا چاہ رہے ہیں؟ کیونکہ کو کسچیز اور ختم ہونے میں تقریباً دس منٹ ہیں، پھر میں

Is it the desire of the House that the Question No.13156, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The Question No. 13180 Ms. Sobia Shahid Sahiba, MPA.

* 13180 _ محترمہ ثوبہ شاہد: کیا وزیر کھیل و ثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سپورٹس ڈائریکٹوریٹ پشاور کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے، سال 2013ء سے اب تک کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) بھرتی شدہ افراد کے نام، تعداد اور گریڈ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت و ثقافت نے پڑھا): (الف)

ڈائریکٹوریٹ سپورٹس پشاور کے ملازمین کی تعداد 234 ہے، سال 2013ء سے اب تک ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سپورٹس میں 98 ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں جن کی تفصیل لف ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔)

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، میں نے کونسل کو سچن کیا ہے، سپورٹس ڈائریکٹر پشاور سے کہ 2013ء سے اب تک کتنے ملازمین سپورٹس میں بھرتی ہو چکے ہیں؟ جس کے جواب میں کہا ہے کہ 234 ہیں اور جز (الف) میں 98 بندوں کی لسٹ دی ہوئی ہے۔ یہ جو بتا رہے ہیں، اس میں بہت زیادہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نادیا شیر صاحبہ، آپ اپنی سیٹ پر جائیں، آپ کی آواز کافی Loud آرہی ہے۔
محترمہ نادیا شیر: میری!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کی آواز کافی Loud آرہی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اس میں بے قاعدگیاں ہوئی ہیں، اس میں یہ In light of PHC orders اور Employees sons کا کچھ کوٹہ ہے اور Under APT rules یہ سارے بتائے گئے ہیں لیکن اس میں نہ تو کوئی ایڈورٹائزمنٹ کی کاپی ہے اور نہ ذکر لیکن پھر بھی پچھلے سالوں میں 98 اور 234 بھرتیاں ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ سپلیمنٹری کونسل چن کریں، آپ اس جواب سے Satisfied ہیں یا نہیں ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، اس کے جواب سے میں Satisfied نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سپلیمنٹری کونسل چن کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، سپلیمنٹری کونسل چن یہی ہے کہ یہ کس Rule، یہ جو Rules بتا رہے ہیں، یہ نہ تو اس کی ایڈورٹائزمنٹ آئی ہوئی ہے، نہ کسی ایم پی ایز کو پتہ ہے، کس طرح ان لوگوں نے ان کو بھرتی کیا؟ اگر کروائے ہیں تو یہ سارے پشاور کے ایم پی ایز ادھر ہیں، ان سے بھی آپ پوچھیں، کسی کو بھی اس کا پتہ نہیں ہے کہ کس کو کہاں سے اٹھا کر اس میں ڈال دیا ہے؟ نہ اس کی کوئی ایڈورٹائزمنٹ ہے نہ اور کچھ ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister. Ji, Sardar Ranjeet Singh Sahib, your supplementary.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت): ہمارے جتنے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، سردار صاحب کی سپلیمنٹری ہے۔ جی سردار رنجیت سنگھ صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب رنجیت سنگھ: شکر یہ جناب سپیکر صاحب، میں نے پہلے بھی سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے تقریباً ایک سال گزرنے والا ہے، میں نے ایک ریکویسٹ کی تھی کہ آپ تمام لوگوں کے لئے سپورٹس کے حوالے سے کوئی نہ کوئی گیم کرواتے ہیں، ان کو Facilitate کرتے ہیں تو بیچ میں Covid کا بھی سیزن رہا، Covid کی وجہ سے یہ چیزیں رکی رہیں لیکن اس ٹائم شوکت یوسفزئی صاحب شاید۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. عبدالسلام صاحب، اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، Order in the House.

جناب رنجیت سنگھ: سر، میری صرف سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے یہ ریکویسٹ ہے، پچھلے پانچ مہینوں سے انہیں ہم ریکویسٹ کر رہے ہیں، اس ٹائم انہوں نے یہاں پر ہمیں مکمل یقین دلایا تھا کہ ہم Minorities کے لوگوں کو اور تمام ٹیموں کو جو وہاں ان کو سپورٹس کٹس دی جاتی ہیں، وہ دیں گے لیکن وہ آج تک مجھے نہیں ملی ہیں، ہاں انہوں نے اپنا ایک Promise پورا کیا کہ ایک دو ٹورنامنٹ ہمارے کروائے ہیں کیونکہ جب بھی ہم ڈیپارٹمنٹ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں، ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، Already اس دفعہ کا جو بجٹ تھا، آپ لوگوں نے بہترین Releases دی ہیں، میں چاہتا ہوں کہ وہ یہاں سے ان کو کہیں کہ جو سہولیات ہیں، ان سب میں سے Minorities کو بھی Facilitate کریں، وہ ابھی بھی یہ کہتے ہیں، میں پچھلے پانچ ماہ سے پوچھ رہا ہوں، ابھی فنڈز ریلیز ہونے کے بعد بھی وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز Available نہیں ہیں، So kindly اس کا بھی بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر، جو ہمارے ممبران اسمبلی ہیں، کیونکہ کونسی چیز اور کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ Short cut میں سوال پوچھیں اور آپ کو جواب ملے، تو بی بی نے جو کونسی پوچھا ہے، وہ یہ پوچھا ہے کہ 2013ء سے لے کر اب تک کتنی بھرتیاں ہوئی ہیں؟ بھرتیوں کا پوچھا ہے کہ 2013ء سے اب تک، تو ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ٹوٹل 234 ملازمین ہیں، آپ نے کونسی پوچھا ہے کہ 2013ء سے Onward کتنی بھرتیاں ہوئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ 98 بھرتیاں ہوئی ہیں، اب ان کو اعتراض ہے کہ انہوں نے 98 کا کیوں دیا ہے؟ آپ کو کونسی پوچھا ہے کہ 98 بھرتیاں ہوئی ہیں، اب ملازمتیں ہیں؟ آپ کو کونسی بڑا Clear ہے، آپ نے 2013ء سے ڈیٹیل مانگی ہے تو ڈیپارٹمنٹ نے 2013ء سے آپ کو ڈیٹیل دی ہے، میرے خیال سے جب آپ کو کونسی جمع کرتے ہیں تو اس وقت ساری چیزیں ذہن میں لا کر کونسی چیز میں ڈال دیا کریں تاکہ آپ کو پورا جواب ملے۔ سردار صاحب نے جو بات کی

ہے، بالکل Minority کو فنڈ ملنا چاہیے، اگر فنڈ ہے، میں پوچھ لوں گا، مجھے پتہ نہیں ہے، اب انہوں نے یہ کوئٹہ پوچھا ہے، ان شاء اللہ میں ان کی Help کروں گا لیکن جہاں تک اس کوئٹہ کا تعلق ہے تو جواب Clear ہے، اس میں ابہام نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میرے خیال سے منسٹر صاحب نے سوال پڑھا نہیں ہے، بھرتی شدہ افراد کے نام، تعداد اور گریڈ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟ اس میں نہ کسی کا گریڈ لکھا ہوا ہے، صرف جو پوسٹیں ہیں کہ فلاں چوکیدار ہے، مالی ہے، الیکٹریشن ہے، سوپر ہے اور ساتھ میں لکھا گیا ہے کہ کلرک ہے، اگر یہ سب این ٹی ایس پر ہو سکتے ہیں تو باقی کیوں این ٹی ایس سے نہیں ہوئے، جناب سپیکر صاحب، دوسری بات یہ ہے کہ تفصیل سے اس کا جواب اس لئے نہیں دیا گیا کہ اس میں بہت زیادہ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں، سارے پشاور کے ایم پی ایز سے پوچھیں، 96 بھرتیاں ہوئی ہیں تو کس سے پوچھ کے ہوئی ہیں؟ کس کو فائدہ پہنچا ہے، اگر اس کوئٹہ کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں تو اس کی ڈیٹیل جو پشاور کے ایم پی ایز ہیں، سب کو مل جائے گا کہ کس کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے اور کس کے ذریعے یہ ہوتا ہے؟ یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، کوئٹہ اور ختم ہو گیا ہے، میں ویسے ہی آپ کو ٹائم دے رہا ہوں، آخری کوئٹہ رہ گیا ہے ورنہ Lapse کر دوں گا۔

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر، دیکھیں انہوں نے کوئٹہ پوچھا ہے، اگر یہ ڈیٹیل پڑھ لیں تو ان کو جواب مل جائے گا۔ کچھ Sons` quota ہوتا ہے، میں کلاس فور کی بات کر رہا ہوں، باقی تو دیکھیں، این ٹی ایس لکھا ہوا ہے کہ فلاں این ٹی ایس، فلاں این ٹی ایس اور جو کلاس فور آتے ہیں، آپ نیچے دیکھیں کہ کچھ لوگ کورٹ گئے تھے اور ہائی کورٹ کے آرڈر کے مطابق باقی لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، یہ آپ دیکھ لیں، پڑھ لیں، Clear cut لکھا ہوا ہے، In the light of Peshawar High Court order، پشاور ہائی کورٹ کے آرڈر کے مطابق یہ لوگ بھرتی ہوئے ہیں اور کچھ کوٹے کے ذریعے آئے ہوئے ہیں، کچھ این ٹی ایس کے ذریعے آئے ہیں، یہ ڈیٹیل سب کی موجود ہے تو کس کی ڈیٹیل نہیں ہے؟ کوئی Specific نام بتادیں کہ اس فلاں بندے کا چوکیدار لیا گیا ہے، اس کی ڈیٹیل نہیں ہے تو میں اس کی ڈیٹیل مانگ لوں گا، باقی تو یہاں سارے موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسلین نمبر 13181، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، اس پر آپ سپلیمنٹری کریں، جواب آپ نے پڑھ لیا۔

* 13181 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر کھیل و ثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں سیاحتی مقامات کی ترقی کے لئے فنڈز مختص کیا گیا ہے؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سیاحتی مقامات کی ترقی کے لئے کون کون سے اضلاع اور ان کے روڈز شامل کئے گئے ہیں، نام، مقامات اور مختص شدہ رقم کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز- PK 11 اپر ڈیر میں سیاحتی مقامات سکائی لینڈ، قادر کنڈاؤ، کاروٹاپ، ٹھیکلی ٹاپ اور جیلا ٹاپ شامل کئے گئے ہیں، اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب شوکت علی پوسٹری وزیر محنت و ثقافت نے پڑھا: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبے میں سیاحتی مقامات کی ترقی کے لئے فنڈ مختص کیا گیا ہے، سیاحتی مقامات کی ترقی اور روڈز کے لئے ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن شامل کئے گئے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن میں سیاحتی مقامات کو جانے والی سڑکوں کے لئے 4812.7 ملین جبکہ ہزارہ ڈویژن میں سیاحتی مقامات سے منسلک سڑکوں کی تعمیر کے لئے 4655 ملین کی رقم رکھی گئی ہے جن میں ملاکنڈ ڈویژن میں منظور شدہ سڑکوں میں برج بانڈہ روڈ شانگلہ کی 4.5 کلو میٹر سڑک کی تعمیر کے لئے 205.228 ملین، کافر بانڈہ روڈ شانگلہ کے 14 کلو میٹر روڈ کی تعمیر کے لئے 828.747 ملین، ڈاگ سرچارونا روڈ بونیر کی سات کلو میٹر تعمیر کے لئے 357.118 ملین، آناکار روڈ سوات کے تین کلو میٹر روڈ کی تعمیر کے لئے 193.518 ملین، مرغزار ایلیم روڈ سوات کی آٹھ کلو میٹر کی تعمیر کے لئے 632.449 ملین، مدین ہشی گرام آبشار روڈ سوات کے چھ کلو میٹر روڈ کی تعمیر کے لئے 488.750 ملین، آریں درال روڈ سوات کی چار کلو میٹر تعمیر کے لئے 292.746 ملین، گوادرا آبشار روڈ کالام کی تین کلو میٹر تعمیر کے لئے 236.699 ملین کی رقم، بھیلہ ہشی گرام روڈ کے چار کلو میٹر روڈ کی تعمیر کے لئے 418.632 ملین، چھیل ہشی گرام روڈ کی نو کلو میٹر تعمیر کے لئے 585.983 ملین، جارگو آبشار تک آٹھ کلو میٹر روڈ کی تعمیر کے لئے 572.830 ملین، منکیال تار بٹھ سرائی جہ روڈ سوات 22 کلو میٹر کی تعمیر کے لئے 3480.929 ملین رقم شامل ہے، ہزارہ ڈویژن میں ماہ نور ویلی مانسہرہ کی 15 کلو میٹر سڑک کی تعمیر کے لئے 916.340 ملین، گھنول پاپرنگ روڈ مانسہرہ کی نو کلو میٹر کی تعمیر کے لئے 537.262 ملین، شوگران روڈ مانسہرہ کی 11 کلو میٹر سڑک کی تعمیر کے لئے 624.146 ملین، منڈی مالی

روڈ مانسہرہ کی 20 کلومیٹر کی تعمیر کے لئے 1242.756 ملین، نواز آباد تا منڈی مانسہرہ کی 12 کلومیٹر روڈ کی تعمیر کے لئے 762.071 ملین، ہری پور کوئل گلی تا چھوڑا سرائے تک 7.5 کلومیٹر تعمیر کے لئے 572.559 ملین، شیخ بدین سیاحتی مقام تک رسائی کے لئے 30.4 کلومیٹر سڑک کی تعمیر کے لئے 3044.560 ملین، ٹھنڈیانی روڈ ایٹ آباد تو سبھ 24.377 کلومیٹر کی تعمیر کے لئے 2584.511 ملین شامل ہیں۔ دیر اپر کے وہ مقامات جن کی نشاندہی اس سال کی گئی ہے، ان کی سیاحتی استعداد اور ان کی تشخیص کے لئے فیڈبیلٹی سٹڈی کی گئی ہے جس کے تحت بین الاقوامی معیار کی Consultancy firm کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ یہ فرم سیاحتی مقامات کی ماسٹر پلاننگ کے ساتھ ساتھ مجوزہ پراجیکٹ ڈیزائننگ بھی کرے گی ان شاء اللہ۔ دیر اپر کے سیاحتی مقامات کے لئے ایک جامع اور مربوط پلان کے تحت اے ڈی پی سکیم اگلے مالی سال میں رکھی جا رہی ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، دیر مہربانی۔ دا یو کوئسچن وو، پہ تیر شوی بحت کبھی ہم ما دا سوال کرے وو چہ کلہ تیر شوی کال کبھی اے دی پی راغلہ نو ہغہ وخت کبھی ہم 1999 ملین روپی د ملاکنڈ ڈویژن د پارہ کینودلی شوی وی، دا خل ہم تقریباً پہ صوبہ کبھی دس ارب روپی کینودلی شوی دی خود دیر بالا او دیر پائین د پارہ پہ دیکبھی یو روپی ہم نہ دہ کینودلی شوی۔ سیاحتی Spots چہ دی، بنائستہ قدرتی حسن چہ دے نو ہغہ پہ دیر کبھی دے، مونرہ او سوات پہ یو غر باندی Link کیرو، مونرہ پہ یو گاوند کبھی اوسپرو، جناب سپیکر، کہ تاسو دا جواب پخپلہ باندی او گوری، دوی دا لیکلی دی، تیر شوی خل ہم دا جواب وو چہ آئندہ فیزیبلٹی باندی کار روان دے او مونرہ پہ آئندہ اے دی پی کبھی دا شامل کرو، اوس دا خل دوبارہ ہم دا خبرہ دہ چہ دا کوم سوال ما کرے دے، پینخہ سیاحتی Spots چہ ہغہ زما د حلقہ دی، PK-11 شکیلی تاپ دے، کارو تاپ ذکر شوے دے، جیلا تاپ دے، قادر کنڈاؤ دے، سکائی لینڈ دے، جناب سپیکر صاحب، دا یو یو چوتی نو نو ہزار او چہ چہ سو فٹ بلندی ئے دہ او یو تاریخی حیثیت ہم لری، پہ دوسری جنگ عظیم کبھی پہ ہغی باندی یوریدار سسٹم لگیدلے وو خو زما دا درخواست دے چہ پہ دیکبھی دا خل ہم دا حالت اوشو چہ مونرہ تہ یوہ پیسہ ہم ملاؤ نہ شوہ، پہ تیر شوی کال کبھی ہم وعدہ اوشوہ، بیا ئے ہم اوس جواب دا راکرے دے چہ مونرہ بہ ئے پہ

آئنده کبني ڪوڙ، زه وایم چي ولي دا دير بالا او دير پائين زمونڙ حلقې چي دي، زه يواڻي د خپلي حلقې خبره نه ڪوم، زما دا ورونڙه ناست دي، لڙم ٽاپ چي ڪوم دے، ڄومره بنائسته ڄائے دے، د موتروے نه دا په چاليس پينتاليس منٽ په ڊرائيو باندي موجود دے، زما دا درخواست دے چي ما دا ليڪلي دي چي تاسو مونڙ ته وجهه او بنايئي، د هغې په جواب کبني هيڄ نه دي راغلي۔ جناب سپيڪر صاحب، د پي سي (ون) يو ڊائريڪٽيو ماته ملاؤ شوې وه، سي ايم صاحب هم ڊائريڪٽيو راکڙي وه، پي سي (ون) ئے هم جوڙ ڪرے وو، هغه ٽول موڊ سيڪريٽري صاحب په آفس کبني جمع ڪري وو خو تر اوسه پوري مونڙ ته خپل حق نه ملاويڙي، زما دا درخواست دے چي مونڙ ته هغه وجهه دوي په دي ايوان کبني او بنايئي نو ڊيره به بنه وي، که دا نه وي نو بيا دي مهرباني او ڪري او منسٽر صاحب ته زه ريكويست ڪوم، که هغه ڪميٽي ته ريفر ڪري چي مونڙ ته هلته خپل ڪمے معلوم شي او مونڙ هغه پورا ڪرو، مونڙ د پاره هغه۔۔۔۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: بادشاهه صالح صاحب، سپليمنٽري، بادشاهه صالح صاحب ڪانائڪ On ڪريں۔

ملڪ بادشاهه صالح: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپيڪر صاحب، مهرباني۔ دا ڪوم تفصيل چي ور ڪرے شوے دے نو د دير باره کبني خو دا خبره شوې ده چي يره دا به په آئنده ڪال کبني مونڙه شاملوؤ خو زه د آنريل منسٽر صاحب نه دا سوال ڪوم چي دا په 18-2017ء او 2019ء کبني، Patrat to Kumrat road, Kumrat، to Jaaz Banda road او Kalam to Kumrat road په ديکبني شامل وو، زه دا سوال ڪوم چي آيا د دي د پاره ڄومره پيسې مختص شوې دي، هغه ڪوم چي پکبني شامل وو او آيا دا بيرته ايستلي شوې دي که هغه هم ختم ڪرے شو، دا هم آئنده ڪال ته ئے وارول؟ ولي چي سوات د هر روڊ نوم په ديکبني شته، د شانگلي پکبني شته، د هزارې شته، د ايبٽ آباد شته خو صرف دير اپر پکبني نشته نو ولي؟۔۔۔۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: بادشاهه صالح صاحب، دا سوال د سپورٽس دے او تاسو پکبني روڊونه شروع ڪرل۔

ملڪ بادشاهه صالح: او جي، دا د ٿور رازم دي، دا روڊونه شامل وو نو مونڙ ته دي دا تفصيل راکڙي چي دا پيسې ورله شته او که نشته، که دا ئے ترې نه اوويستل؟

جناب ڈپٹی سیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و ثقافت: جناب سیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ٹورازم کا کونسیجین ہے لیکن یہ سپورٹس اور کلچر سے پوچھا گیا ہے، بحر حال Written جواب آچکا ہے، دیکھیں دیر، سوات اور ہزارہ یہ تمام وہ علاقے ہیں، جہاں پر ٹورازم کی Possibility تھی، اس سال جو دیر اپر ہے، اس میں جہاں جہاں ٹورازم سپاٹس تھے، باچا صالح صاحب نے جو کونسیجین کیا، اس کا جواب دینا میرے لئے ذرا مشکل ہے کیونکہ میرے پاس اس کی ڈیٹیل نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ کلام روڈ کے لئے کتنے پیسے رکھے گئے ہیں، پاتراٹ کے لئے کتنے پیسے رکھے گئے ہیں؟ وہ تو ایسا کونسیجین ہونا چاہیے جو Available ہو، میرے پاس اس کی ڈیٹیل نہیں ہے۔ باقی انہوں نے جو بات کی ہے، ہماری اس گورنمنٹ کی سب سے بڑی Priority ہے کہ جہاں جہاں ٹورازم کے سپاٹس ہمیں مل سکتے ہیں تو ہم اس کو ڈیولپ کریں گے کیونکہ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ Locally معیشت بہتر ہو سکتی ہے، Locally لوگوں کو روزگار مل سکتا ہے، اس میں یہ نہیں دیکھا جا رہا کہ یہ سوات ہے، یہ شانگلہ ہے یا بونیر ہے یا کوئی اور ہے، کیونکہ اس سال اپر دیر کے بہت سارے سپاٹس کی نشاندہی ہو چکی ہے، ان کی Feasibility study بھی تقریباً Completely ہو چکی ہے یا ہو رہی ہے، اب انٹرنیشنل لیول کی جو Consultancy ہے، اس کو Hire کیا جا رہا ہے، یہ باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ Next year سے یہ تمام جتنے سپاٹس ہیں یہ شامل کر دیئے جائیں گے۔ میرے خیال سے اس کو پھر کمیٹی میں بھیجے گا تو فائدہ اس لئے نہیں کہ نشاندہی اس سال ہوئی ہے، اس کے بعد Feasibility study ہوئی ہے، اس کے بعد International consultants کو Hire کیا جا رہا ہے، ایک جامع منصوبہ بنایا جا رہا ہے کہ وہاں کس طرح ٹورازم کو Promote کیا جائے، میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ دیر، چترال یہ سارے علاقے ہمارے صوبے کے علاقے ہیں، اگر ہزارہ کو ہم Promote کر سکتے ہیں، شانگلہ اور سوات کو کر سکتے ہیں تو دیر کوئی ہم سے الگ نہیں ہے لیکن ظاہر ہے اگر دیر سے اس کی سٹڈی شروع ہوئی ہے، ابھی جو شانگلہ کے روڈز آئے ہیں، انہوں نے بتایا ہے، ابھی تو وہ نہ ہی مکمل ہیں، نہ ہی ابھی کام شروع ہو رہا ہے، اسی طرح ان شاء اللہ Next year سے ان کا کام شروع ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سیکر: جی ثناء اللہ صاحب، میرے خیال سے انہوں نے کافی تفصیل سے جواب پیش کیا ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سیکر صاحب، د شوکت یوسفزئی صاحب نہ زہ صرف دا تپوس کوم چہی دا کوم روڈ ونہ تاسو شامل کری دی، دا کوم Consultancy چہی د

دی Feasibility جو پرہ کرہی ده، تاسو مونبر ته دا او وایی چہی دا تاسو پہ کومہ
 Consultancy بانہی چہی ز مونبر د پارہ بہ ہغہ انٹرنیشنلی راولی او تاسو بہ خپل
 پکبہی پہ نا حقہ شامل کرہی، ماتہ د ہغہی Consultancy نوم او بنایی او د ہغہی
 دیتیل راتہ او بنایی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، انہوں نے Consultancy کی بات کی، شانگلہ میں دو تین روز سے
 عاطف خان میٹھے ہوئے ہیں، ان کے دور سے باقاعدہ اس کی فیزیبلٹی بنی، میں نے کہا تھا کہ کافر بانڈہ روڈ وہ
 پانچ کلو میٹر ہے، جب Consultants وہاں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ سولہ (16) کلو میٹر تھا، پھر اس
 کے بعد اس کو شامل کیا گیا۔ اسی طرح برج بانڈہ تھا، میں نے کہا، یہ آٹھ (8) کلو میٹر ہے، جب انہوں نے
 دیکھا تو ساڑھے چار کلو میٹر تھا، ہماری نشاندہی تو اپنی جگہ لیکن کیا ہماری نشاندہی پر یہاں بیٹھ کر وہ کہے کہ
 جی اس کے لئے اتنے روپے مختص کئے جائیں، اس کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے، میں نے تو کہا کہ فیزیبلٹی ہو چکی
 ہے، اب اس کے بعد ظاہر ہے اس کے لئے Consultancy hire ہو رہی ہے، ہمارے جتنے بھی روڈز
 ہوئے ہیں، عاطف خان صاحب اس کے منسٹر رہ چکے ہیں، بغیر Consultancy کے ہو نہیں سکتا ہے۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، اس پر آپ کو جواب مل چکا ہے، اگر آپ اس کو کمیٹی میں بھیجوانا چاہتے
 ہیں تو میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that Question No. 13181, asked by the
 honorable Member, may be referred to the concerned Committee?
 Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are
 against it may say 'Noes.'

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The Question could not be
 referred.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

12898۔ جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: کیا وزیر بہبود آبادی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں ضلع پشاور میں گزشتہ سات سالوں سے تاحال مختلف آسامیوں پر
 تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں؟

سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی برائے بہبود آماجی): (الف) جی ہاں۔

(ب) مطلوبہ معلومات کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications: جناب میاں شرافت علی خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمود خان بٹنی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب خوشدل خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب قلندر لودھی صاحب، ایم پی اے 13 اور 14 ستمبر کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فیصل امین خان، منسٹر، آج کے لئے، محترمہ انیتہ محسود صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب انور حیات خان صاحب، ایم پی اے آج سے تا اختتام اجلاس، محترمہ سومی فلک نیاز صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب ارشد ایوب صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب محمد ظاہر شاہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب روی کمار صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، مولانا عصام الدین صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، آپ کو منظور ہے؟

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، آپ سے چیہر میں بات ہوئی، مجھے بات کا موقع دیں۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: جب ایجنڈا ختم ہو جائے تو میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ اب ایک Announcement ہے۔

محترم ممبران اسمبلی! فیڈرل بورڈ آف ریونیو ایف بی آر کے ریجنل ٹیکس آفس پشاور نے انکم ٹیکس کے سالانہ گوشوارے برائے سال 2021-22ء کے لئے اپنے اہلکاروں کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں عارضی طور پر تعینات کیا ہے جو ممبران اسمبلی کو اس سلسلے میں سہولت دیں گے تاکہ مقررہ وقت پر انکم

ٹیکس کے گوشوارے مکمل کر کے داخل کئے جاسکیں، لہذا اس سلسلے میں جن ممبران اسمبلی کو متعلقہ سہولت درکار ہو تو وہ 30 ستمبر 2021ء سے پہلے صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔
(اس مرحلہ پر نئے ضمن شدہ اضلاع کے اراکین اسمبلی احتجاج کر رہے ہیں)

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بلاول صاحب، آپ بچوں جیسی حرکتیں نہ کریں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں، آپ میرے آفس آئے تھے، میں نے آپ کو کہا تھا کہ ایجنڈا ختم ہونے کے بعد آپ کو موقع دوں گا، اگر آپ Chair کو Blackmail کرنا چاہتے ہیں تو آپ Chair کو کبھی بھی Blackmail نہیں کر سکتے، میں کسی سے Blackmail ہونے والا نہیں ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بلاول صاحب، آپ بچوں جیسی حرکتیں نہ کریں۔

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Naeema Kishwar, MPA and Humaira Khatoon, MPA, to please move their joint adjournment motion No. 341.

(شور)

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جائے کہ الیکٹرانک ووٹنگ مشین EVM پر بحث کی جائے کیونکہ آج کل ملک میں اس پر بحث اور بات ہو رہی ہے، حکومت اس کے لئے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس تحریک التواء کو منظور کریں، میرے خیال میں اس پر ڈیٹیلڈ ڈسکشن ہونی چاہیے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honorable Members, may be adopted for detailed discussion in the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes.'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No.7. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her call attention notice No. 2097, in the House.

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پلیز، میرا توجہ دلاؤ نوٹس سن لیں، میرا ایجنڈا ہے، خدا کے لئے ذرا سا چپ ہو جاؤ، میرے توجہ دلاؤ نوٹس کو سن لیں۔۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، آپ پڑھیں۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں وزیر محکمہ بین الصوبائی رابطہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ نیپرا قانون کے مطابق بجلی کا بل تیس (30) اور آئینیس (31) دنوں کا بھیجنا ہوتا ہے لیکن بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں نے نیپرا قانون کے برعکس ہمارے ملک کے تمام عوام اور خصوصاً ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کو نہایت ہی بے دردی سے لوٹنا شروع کیا ہے اور مینے کا بل سینتیس (37) اور اڑتیس (38) دنوں کا بھیجنا شروع کیا جو کہ غریب عوام کے ساتھ کھلا مذاق ہے اور اس بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں نے عوام کی جیبوں پر ناجائز ڈاکہ ڈالا ہے جو کہ باعث تشویش ہے۔

جناب سپیکر، اس میں میں پانچ کیٹیگریز کی بات کرتی ہوں کہ ایک بندہ جو چوبیس (24) ہزار کا بل دیتا ہے اور اس پر پچیس (25) ہزار روپے کا جب بل آتا ہے تو اس پر آٹھ فیصد سرچارج جرمانہ لگ جاتا ہے، ہر بندہ چاہتا ہے، ہر گھرانہ چاہتا ہے کہ میرا پچیس (25) ہزار روپے سے زیادہ بل نہ آئے تاکہ مجھ پر آٹھ فیصد سرچارج نہ آئے لیکن سینتیس (37) دن کا بل۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond, Kamran Bangash Sahib.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ، جب یہ سینتیس (37) دنوں کا بل آ جاتا ہے تو یہ پچیس (25) ہزار سے زیادہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو جواب دے رہا ہے، جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان۔نگلش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، میڈم نے جو کال انٹنشن نوٹس پیش کیا ہے وہ Inter Provincial Coordination Committee نے فیڈرل منسٹری کے ساتھ Take up کیا ہے، میں اس کی کاپی میڈم کو حوالے کر دیتا ہوں، ہم نے Already ان کے جو Concerns ہیں وہ ادھر Communicate کئے ہیں، وہاں بھیج دیئے ہیں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میڈم کے ساتھ بیٹھ جائیں، جو کاپی ہے وہ میڈم کو فراہم کریں۔
 معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے۔

(شور)

(اس مرحلہ پر جناب بہادر خان، رکن اسمبلی بھی احتجاج میں شامل ہو گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب، آپ ذرا بات سن لیں۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 2099.

(شور)

جناب عنایت اللہ: میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ Open heart surgery کے دوران دواہم انجیکشن، انتہائی اہم انجیکشن دیئے جاتے ہیں، ایک انجیکشن۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عنایت اللہ: پلیز، ہاؤس کو In order کریں، ان کو موقع دے دیں۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The House in order, please.

(شور)

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، ان کو پلیز موقع دے دیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر یہ Chair کو Blackmail کرنا چاہ رہے ہیں تو میں کسی سے Blackmail ہونے والا نہیں ہوں، مجھے کوئی بھی Blackmail نہیں کر سکتا، جتنا بھی زور کرے Blackmail ہونے والا میں نہیں ہوں۔ عنایت اللہ خان صاحب، آپ شروع کر لیں ورنہ میں Next item پر چلا جاؤں گا، آپ پڑھیں، عنایت اللہ خان صاحب، آپ پڑھیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ ہاؤس آرڈر میں نہیں ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اگر میں اس کو پیش کروں بھی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، آپ پڑھیں۔

(شور)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کارخانہ جات مجریہ 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8: Honorable Minister for Labour, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr Speaker, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ایک منٹ، میری بات سن لیں، آپ پہلے ان کو چپ کرائیں، آپ میری بات سن لیں، آپ ان کو کہیں کہ وہ میری بات ذرا سنیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، میری بات سنیں، دیکھیں پہلے تو ان کا آپس میں اتفاق نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سن لیں، پہلے میری بات سنیں، ایک منٹ، سن لیں، میرے خیال سے بلاول صاحب اور میڈم نگہت اور کرنی آپ بھی تھیں، میرے آفس میں آئے، آپ کو میں نے کہا تھا کہ Last item سے پہلے میں آپ کو موقع دوں گا۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، میں نے پہلے کہہ دیا ہے کہ میں Blackmail ہونے والا نہیں ہوں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سابق قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت

مجر یہ 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Minister for Law, on behalf of the honorable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, in the House.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker, on behalf of the honorable Chief Minister, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, (Regularization of Services of Employees of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas) Bill, 2021, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت مغربی پاکستان موٹر گاڑیوں پر ٹیکس مجریہ 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Advisor to honorable Chief Minister, to please introduce the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Khaliq-ur-Rehman (Advisor Excise and Taxation): Mr. Speaker, on behalf of the honorable Chief Minister, I introduce the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill, 2021, in the House.

(شور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، جو اپنے بات پر نہیں نکلتا، میں ان میں سے نہیں ہوں۔ بلاول صاحب میرے آفس آئے تھے، میں نے ان کو کہا تھا جو 15 Last item No. ہے، اس سے پہلے میں ان کو موقع دوں گا لیکن یہ ان کا آپس میں اتفاق نہیں ہے، میں کسی سے Blackmail ہونے والا نہیں ہوں اور نہ یہ بچوں کی اسمبلی ہے، بلاول، بچوں جیسی حرکتیں مت کریں، اس کے لئے تصویر والا ثناء اللہ بلا دو، بلاول کے لئے ثناء اللہ بلا دو کہ وہ سپیکر کھینچ لیں۔ Item No. 10. It stands introduced.

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے ان کو کہا تھا کہ میں اسٹم نمبر 15 سے پہلے موقع دوں گا، یہ میں ابھی بھی کہہ رہا ہوں لیکن یہ بچوں جیسی حرکتیں بند کر دیں، یہ وہ سیکچر والے چکر میں ہے تاکہ ان کی سیکچر آجائے اور میڈیا پر چلے۔

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2021ء کا زیر غور لایا جانا
Mr. Deputy Speaker: Item No. 11 and 12: Mr. Kamran Bangash, Special Assistant to honorable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of the Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2021ء کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker 'Passage Stage': Mr. Kamran Khan Bangash, Special Assistant to the honorable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Special Assistant for Higher Education: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of the Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against may say ‘Noes.’

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں (تیسری ترمیم) مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 13. ‘Consideration Stage of the Bill’: The Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Kamran Bangash Sahib.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant to Chief Minister on Higher Education): Sir, I on behalf of Chief Minister, request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 of the Bill, since no amendment has been proposed by any Honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 2 of the Bill, Nighat Yaseem Orakzai-----

(Pandemonium)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تاسو لږ کښینئى ڪنہ چي زه دا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت یاسمین اورکزئی۔

(شور / قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تاسو لږ ڪنڊينٽي ڪنہ لږ ڪنڊيخونٽي ڪنہ چي زه ورسره خبره او ڪر مه ڪنہ؟----

(شور / قطع ڪلامياں)

جناب ڊپٽي سپيڪر: نگہت ياسمين اورکزئي صاحبہ، نگہت ياسمين اورکزئي۔

محترمہ نگہت ياسمين اورکزئي: جناب سپيڪر صاحب! سب سے پہلے تو یہ Constitution----

جناب ڊپٽي سپيڪر: ميڊم! آپ اپنی امينڈمنٽ پيش ڪريں۔ اپنی۔۔۔۔

محترمہ نگہت ياسمين اورکزئي: سر! سب سے پہلے۔۔۔۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: اپنی امينڈمنٽ پيش ڪريں۔

محترمہ نگہت ياسمين اورکزئي: ميں بات ڪرنا چاه رہي ہوں جناب سپيڪر، یہ Unconstitutional ہے،

یہ بالڪل Unconstitutional ہے۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: یہ Unconstitutional نهيں ہے۔ ميڊم! آپ کی امينڈمنٽ آگئي، ميں نے آپ

کو Floor دے ديا، آپ کی امينڈمنٽ ہے بات ڪريں اس ڀر۔

محترمہ نگہت ياسمين اورکزئي: ميں نهيں بات ڪرنا چاه رہي ہوں۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: جي جو امينڈمنٽس جمع ڪئي هيں، جو امينڈمنٽس جمع ڪئي هيں ميں ان سب کو موقع دے

رہا ہوں۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I Miss. Yasmeen Orakzai to move that in Clause 2, the word “in rules”, may be deleted----

(Pandemonium)

جناب ڊپٽي سپيڪر: جب آپ سوئے ہوئے هيں، ٿا ئم ڀر اپنی امينڈمنٽس جمع نهيں ڪرتے تو کيسي بات ہے۔

جي نگہت اورکزئي صاحبہ!----

(شور / قطع ڪلامياں)

جناب ڊپٽي سپيڪر: جي جي ميڊم بات ڪريں آپ، آپ بات ڪريں۔۔۔۔

(شور / قطع ڪلامياں)

جناب ڊپٽي سپيڪر: ميڊم! آپ بات ڪريں۔ ميڊم! بات ڪريں آپ۔۔۔۔

(شور / قطع ڪلامياں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ بات کریں۔۔۔۔۔
(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Motion پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔
(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Motion پیش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔
(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Motion پیش کر رہا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! آپ اپنی کرسی کو غیر آئینی بنا رہے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the Honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now the question before the House is that that original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 2, stand part of the Bill. First amendment in Clause 3 of the Bill, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 3 of the Bill-----

(Pandemonium)

Mr. Deputy. Speaker: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 3 of the Bill-----

(Pandemonium)

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the Honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the-----

(Interruption)

Mr. Deputy Speaker: Second amendment in Clause 3 of the Bill. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, to please move her second Amendment in Clause 3 of the Bill. Nighat Yasmeen Orakzai, to please move her amendment in Clause 3 of the Bill-----

(Pandemonium)

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the Honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Third amendment in Clause 3 of the Bill, Ms. Naeema Kishwar MPA, to please moves her amendment in Clause 3 of the Bill. Naeema Kishwar Sahiba,

محترمہ نعیمہ کسٹور خان: سپیکر صاحب! میں صرف ایک بات آپ کے Knowledge میں لانا چاہ رہی ہوں، آپ اپنے سٹاف سے پوچھ لیں، ہمارے جتنے ممبران کھڑے ہیں، آپ جو قانون سازی کر رہے ہیں Illegal کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی امینڈمنٹ پیش کریں۔

محترمہ نعیمہ کسٹور خان: نہیں میری بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ اپنی امینڈمنٹ پیش کریں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ اگر Blackmail کرنا چاہ رہی ہیں تو آپ اسمبلی کو Blackmail نہیں کر سکتیں، آپ Harass نہیں کر سکتیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Put کرتا ہوں، The motion۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Put کریں نا، آپ امینڈمنٹ پیش کریں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی امینڈمنٹ پیش کریں۔ میڈم نعیمہ کسور! آپ امینڈمنٹ پیش کریں، آپ امینڈمنٹ پیش کریں۔

محترمہ نعیمہ کسور خان: میں بل پہ بات کر رہی ہوں، آپ کو سننا پڑے گا، آپ کو سننا پڑے گا۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ نعیمہ کسور خان: دیکھیں بل کا ایک طریقہ ہوتا ہے پہلے Reading، دوسرے تیسرے پہ ہر ممبر کو بات کرنے کا حق ہوتا ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ نعیمہ کسور خان: آپ کسی کو بات کرنے نہیں دے رہے ہیں۔

The motion before the House is that that Put کرتا ہوں۔ جناب ڈپٹی سپیکر: میں Put کرتا ہوں۔ The motion before the House is that that the amendment, moved by the Honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now the question before the House is that the original Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 4 of the Bill-----

(Pandemonium)

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the Honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now the question before is that the original Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 4 stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں (تیسری ترمیم) مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 14. 'Passage Stage': Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2021 may be passed. Kamran Bangash Sahib.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant to Chief Minister on Higher Education): Sir, I on behalf of Chief Minister request to move that the Khyber Pakhtunkhwa-----

(Pandemonium)

Special Assistant to Chief Minister on Higher Education: Local Government (Third Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

تحریک التواء نمبر 333 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 15: Discussion will be continued.

گورنمنٹ کی طرف سے اس پر کون Respond کرے گا؟ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت): جناب سپیکر، اس دن اس پر کافی بحث ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر محنت و ثقافت: ہمارے جو ممبران اسمبلی ہیں، انہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا تھا، یہ بڑا

Important تھا، اس لئے کہ Law and Order کی جو Situation ہوتی ہے وہ ہم سب کے لئے

Concern کی بات ہوتی ہے، بلکہ میں سب سے کہوں گا کہ کافی عرصہ سے صورتحال خراب رہی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنزی: جناب سپیکر، Illegal Bill پاس کروالیا، آپ کی کرسی Illegal ہے۔

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر، رویوں کی بات ہوتی ہے، اگر ہمارے Mind set۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Rule 226 کے تحت میڈم نگہت اور کرنزی کو Warn کرتا ہوں۔

وزیر محنت و ثقافت: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، آپ کریں، ورنہ میں Adjourn کر دوں گا۔

وزیر محنت و ثقافت: اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Adjourn کر دوں گا۔

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر، دیکھیں، میرے دوستوں نے Law and Order کے اوپر کافی بحث کی، اس ایوان کے اندر کچھ اعداد و شمار بھی دیئے، دیکھیں ہر حکومت کی یہ خواہش ہوتی ہے، یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ Law and Order کو برقرار رکھے اور اپنے لوگوں کو تحفظ دے، اس کے لئے ہماری حکومت آنے سے پہلے اگر آپ Figures اٹھا کر دیکھ لیں تو اس صوبے کے اندر جو دہشت گردی رہی، وہ حالات اگر آپ دیکھ لیں جو یہاں سے Investors بھاگ کر انک کے اس پار چلے جاتے تھے، وہ صورتحال بھی آپ کے سامنے ہے، میں یہ نہیں کہوں گا کہ ان کا کوئی قصور تھا یا وہ چاہتے تھے لیکن بد قسمتی سے کہوں گا کہ Region میں حالات ایسے بنے کہ اس وجہ سے Law and Order کی صورتحال اتنی خراب ہوئی کہ لوگ گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے، ہمارے ایم پی ایز پر حملے ہوتے تھے، منسٹر کے اوپر حملے ہوتے تھے، اغواء برائے تاوان اس طرح کے واقعات ہوتے تھے، لوگ بہت خوفزدہ تھے، Investment رک گئی تھی، وہ Situation ہم سامنے رکھیں، اگر ہم یہ کہیں کہ جی Crime zero ہو گیا ہے تو یہ زیادتی ہوگی، اس لئے کہ Crimes امریکہ میں بھی ہو رہے ہیں، ان کے ساتھ تمام تر وسائل ہیں لیکن یہ کہ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے، گورنمنٹ Response دے رہی ہے یا نہیں دے رہی ہے؟ وہ تمام اعداد و شمار میرے ساتھ بھی ہیں۔ جو واقعات ہوئے ہیں، اس میں صرف یہ نہیں کہ دہشت گردی ہوئی ہے، یہ واقعات ایسے بھی نہیں ہیں کہ جی رہزنی کے واقعات میں کسی کو مارا گیا ہے یا اغواء برائے تاوان کے دوران مارا گیا، یہ جو زیادہ تر واقعات ہوئے ہیں، جو انہوں نے کہا کہ چون (54) ہیں، یہ چون (54) نہیں یہ تقریباً کوئی چھتیس سینتیس (36/37) کے قریب ہیں، اس میں زیادہ تر یہ پختون معاشرہ ہے، یہاں پر ذاتی دشمنیاں رہی ہیں، جتنے واقعات ہوئے ہیں، اس میں Majority جو کیسز رپورٹ ہوئے ہیں وہ ذاتی دشمنی کے ہوئے ہیں اور ذاتی دشمنی آپ کو پتہ ہے کہ اس کو روکنا کافی مشکل ہوتا ہے لیکن کوشش یہ ہو رہی ہے کہ ہم اس صوبے میں ایسی صورتحال بنائیں کہ ہمارا تاثر اچھا جائے۔ جس طرح اس صوبے سے لوگ خوفزدہ تھے، ہمارا ٹور رازم تباہ ہو گیا تھا، آج آپ دیکھیں، اللہ کے فضل سے ہمارے جو ٹور رازم سپاٹس

ہیں، جو ہمارے ٹوررازم کے علاقے ہیں، چاہے وہ گلیات ہے، چاہے وہ ملاکنڈ ڈویژن ہے، چھٹی کے دن اتنے لوگ ہوتے ہیں کہ جانے کاراستہ نہیں ملتا، میں سمجھتا ہوں کہ اگر لوگوں کا یہ اعتماد بحال ہوا ہے تو یہ اس لئے ہوا ہے کہ یہاں امن وامان کی صورت حال بہت زیادہ بہتر ہوئی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: This credit goes to افواج پاکستان۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ بات جاری رکھیں۔

وزیر محنت و ثقافت: اور یہ بالکل میں ان کی یہ بات Endorse کرتا ہوں کہ ہماری سیکورٹی فورسز نے بڑی قربانیاں دی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ جو سیکورٹی ادارے ہوتے ہیں یہ حکومت کے ساتھ کام کرتے ہیں، چاہے وہ فوج ہے، چاہے وہ پولیس کے ادارے ہیں، ان کی قربانیوں کو ہم سلوٹ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے قربانیاں دی ہیں۔ یہ ادارے اس لئے بنے ہیں کہ وہ اپنے صوبوں کی، اپنے ملک کی حفاظت کریں، اپنی سرحدوں کی حفاظت کریں، اپنے عوام کی حفاظت کریں، میں فخر کرتا ہوں کہ ہمارے ان اداروں نے اپنی جان پر کھیل کر امن قائم کیا۔ دوسرا یہ کہ اس وقت چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ پشاور سیف سٹی کے حوالے سے کافی عرصے سے اس پر کام ہو رہا ہے، ابھی کافی اس پر کام تیز بھی ہو گیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جتنے بھی علاقے ہیں، کینٹ ایریا ہے، اس کے علاوہ خاص کر اندر شہر کے جو علاقے ہیں، وہاں ہم کیمبرے نصب کر رہے ہیں، اس پر کافی حد تک کام ہو چکا ہے، ہم چاہتے ہیں اس شہر کو Safe بنائیں، جب سیف سٹی پراجیکٹ یہاں کامیاب ہوتا ہے تو ہم اس کو Replicate کریں گے۔ دوسرا جو ہمارا شہر ہے تاکہ جو انٹرنیشنل ایک طریقہ کار ہے کہ امن وامان قائم کرے، اس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، پچھلے دنوں ہم نے پنجاب کا دورہ کیا، وہاں پر کافی مواد تھے کہ جو عالمی سطح پر معیار کا جو طریقہ کار ہے، (شور) ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبے کو وہی Facilities دیں، وہی ٹیکنیکل سپورٹ ملے تاکہ یہاں کے امن وامان کی صورت حال بہتر ہو۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جو لوگ اعتراض کرتے ہیں، جو لوگ آج امن وامان کی صورت حال پر انگلیاں اٹھا رہے ہیں، ان سب کو پتہ ہے کہ اس صوبے میں کیسا دور گزر چکا ہے، اللہ نہ کرے کہ وہ دور واپس آئے۔ ہمارا پچھلے پانچ سال کا جو Tenure تھا اس میں بھی کافی بہتری آئی اور یہ جو دور ہے اس میں بھی کافی بہتری آرہی ہے کیونکہ ہم نے پولیس کو آزاد کیا ہے، ہم نے پولیس کو وہ تمام سہولیات دی ہیں جو پچھلی حکومتوں میں نہیں دی جاسکیں، اللہ کے فضل سے آج پولیس Well equipped ہے، Well trained ہے اور جوان کی Requirements ہیں وہ

گورنمنٹ پوری کرنے کے لئے تیار ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ میں امید کرتا ہوں کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہاں کے حالات مزید بہتر ہوں گے۔ آج پولیس کو بھی اعتماد آ رہا ہے کہ ان کے پیچھے عوام کھڑے ہیں، حکومت ان کے ساتھ ہے، حکومت ان کی ضروریات کو دیکھ رہی ہے، میں اپنی تقریر اس پر ختم کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر، ایک بات، (شور) مجھے انتہائی دکھ ہو رہا ہے، تکلیف ہو رہی ہے کہ میرے آٹھ سال اس اسمبلی میں As a Member ہوئے، اس سے پہلے میں تقریباً کوئی اٹھارہ سال As a journalist اس اسمبلی کو میں Cover کر چکا ہوں، ایسا Attitude، ایسا رویہ کبھی میں نے نہیں دیکھا، احتجاج ہوتا ہے، ممبران احتجاج بھی کرتے ہیں لیکن سپیکر کے ساتھ جو رویہ آج میں دیکھ رہا ہوں، وہ انتہائی افسوسناک، کسی کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ سپیکر پر کوئی کوسچن کرے، اگر آپ کے پاس اکثریت ہے تو جمہوریت ہے، ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک لے آئیں، اگر نہیں ہے تو یہ جمہوریت کا خاصہ نہیں ہے کہ آپ اپنی جو بھڑاس ہے، جو آپ کی ناکامی ہے، آپ کچھ نہیں کر سکتے، آپ نے اپنے دور میں کچھ نہیں کیا، اس کی بھڑاس آج اس طرح نکالنا، یہ اللہ کے فضل سے ہمارے فائدے کے جو Merged areas ہیں یہ اس حکومت کو Credit جاتا ہے، (شور) اس حکومت کو Credit جاتا ہے کہ ان کے مسائل آج اس اسمبلی میں اٹھ رہے ہیں، یہ اس حکومت کا Credit ہے کہ فائدے کے عوام کی آواز یہاں (شور) کچھ لوگ نہیں چاہتے کہ فائدے کے عوام کے مسائل حل ہوں، میں As a Minister اس حکومت کا ایک حصہ ہونے کے ناطے میں ان کو دعوت دیتا ہوں (شور) کہ یہ فائدے کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں، ہم ان کو سننا چاہتے ہیں لیکن کتنی دیر سے ہم لگے ہوئے ہیں، آپ فائدے کے حوالے سے کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ نے پرسوں تحریک التواء پیش کی، میں نے کہا کہ آپ تحریک التواء کو ایڈمٹ کرنا چاہتے ہیں، آپ تحریک التواء کے لئے کمیٹی بنانا چاہتے ہیں، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ تاکہ جو قبائلی عوام ہیں، جو لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں، ان کے مسائل حل ہو سکیں (شور) لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ ان کے پاس Political scoring کے علاوہ کوئی ایجنڈا نہیں ہے، قبائلی عوام ایجنڈا مانگ رہے ہیں، قبائلی عوام چاہتے ہیں کہ ان کے مسائل حل ہوں۔ (شور) جناب سپیکر، چیئرمین مارنے سے، چلانے سے یاد ہرنے دینے سے، یہ قبائلی عوام کے لئے خیر خواہی نہیں ہے، یہ اپنے آپ کو Isolate کر رہے ہیں، ہم سب قبائلی ہیں، ہم قبائلی عوام کے ساتھ ہیں۔ (شور) جناب سپیکر، اس حکومت نے شروع دن سے لے کر آج تک قبائلی عوام کے لئے اربوں روپے کے منصوبے دیئے ہیں اور وہ Implement ہو

رہے ہیں، ان کو تکلیف یہ ہو رہی ہے کہ قبائلیوں کے لئے کیوں کام ہو رہے ہیں، بڑے بڑے منصوبے کیوں بنائے جا رہے ہیں، سڑکیں کیوں بنائی جا رہی ہیں، ہسپتالوں کو کیوں Upgrade کیا جا رہا ہے؟ ان کو یہ تکلیف ہو رہی ہے۔ میں آج بھی یہ کہنا چاہتا ہوں، اگر ان میں سے کسی میں ہمت ہے تو قبائلی عوام کے لئے بات کریں، ہم ان کو موقع دینا چاہتے ہیں، اگر نہیں کرنا چاہتے تو یہ اسمبلی ہے چوک یادگار نہیں ہے، اس میں اس طرح کی حرکت ناقابل برداشت ہے، اگر آپ نے بات کرنی ہے تو آئیں بات کریں، قانون کے دائرے میں بات کریں، ہم آپ کی ہر بات سننے کے لئے تیار ہیں، ہمارے پاس جواب ہے۔ (شور)

جناب سپیکر، ہم قبائلی عوام کے Responsible ہیں، ہم ان کو جواب دینا چاہتے ہیں، اس لئے ان کے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں، یہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ یہاں یہ سارے منسٹر بیٹھے ہیں، آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ ہم آپ کو جواب دیتے ہیں لیکن آپ کے پاس ایجنڈا ہی نہیں ہے، آپ سوائے شور شرابے کے آپ خبریں بنانا چاہتے ہیں، آپ قبائلی عوام کو کیا میسج دینا چاہتے ہیں، قبائلی عوام پیسے کا صاف پانی مانگ رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ان کے لئے سکول بنیں، تعلیمی ادارے بنیں، سڑکیں بنیں، ہسپتال بنیں اور وہ بن رہے ہیں، یہ کیا چاہتے ہیں، یہ کیوں چیخ رہے ہیں، ان کو کیا تکلیف ہے؟ جو لوگ پیسوں کے زور پر اسمبلی میں آتے ہیں وہ کبھی عوام کی خدمت نہیں کر سکتے، یہ پیسوں کے زور پر آنے والے لوگ ہیں، جو لوگ پیسوں کے زور پر آئے ہیں وہ عوام کی خدمت نہیں کر سکتے۔ (شور) میں آج بھی دعوے سے کہتا ہوں، اگر ان میں ہمت ہے تو قبائلی عوام کے لئے کوئی بات کریں، اگر آپ بات نہیں کر سکتے تو یہ اسمبلی ہے، یہاں دوسرے لوگوں کا وقت ضائع نہ کیا جائے، یہاں پر قوم کا پیسہ لگتا ہے، تمہارے شور شرابے کے لئے یہ پیسہ نہیں لگے گا، اگر آپ نے شور کرنا ہے تو اسمبلی سے باہر جا کر شور کریں۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The House in order, please.

وزیر محنت و ثقافت: اپنے پیسوں پر شور کریں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت و ثقافت: اس اسمبلی پر عوام کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The House in order, please.

وزیر محنت و ثقافت: اس اسمبلی پر عوام کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، عوام کے پیسوں پر آپ شور کر رہے ہیں، آپ تخریب کاری کر رہے ہیں، آپ Positive بات کریں، آپ عوام کی بات کریں، یہ چور کس طرح

اسمبلی میں پہنچے ہیں؟ ہمیں نہیں پتہ جس طریقے سے یہ اسمبلی میں پہنچے ہیں، یہ عوام کی خدمت نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت و ثقافت: انہوں نے جس طریقے سے اس اسمبلی کا ماحول خراب کیا ہے، استحقاق مجروح کیا ہے، ان پر تو پابندی لگنی چاہیے، یہ قبائلی عوام کے نمائندے نہیں ہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ میں نے بلاول آفریدی صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ میں ان کو موقع دوں گا لیکن بلاول آفریدی صاحب اپنے وعدے پر پورے نہیں اترے۔

The sitting is adjourned till 2:00 pm, afternoon, tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 14 ستمبر 2021ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)